(۱)

گیارہویں شاہراہ شہر کی کشادہ ترین شاہراہوں میں سے ہے۔... شہر کے مختلف حصوں میں اس کی حیثیت مختلف ہے!... کاروباری حصے میں اس پر تل رکھنے کی جگہ نہیں رہتی!... پھر ریلوے اسٹیشن کے قریب آیئے تو ٹریفک کا وہ اژدحام کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے جانے کا ارادہ کرنے میں ہی دو تین منٹ صرف ہو جاتے ہیں... اور سولہویں شاہراہ کے کراسنگ پر تو پیدل چلنے والے بدحواس ہو جاتے ہیں!... یہاں انہیں ٹریفک ہی کی طرح چوراہے پر کھڑے ہوئے کانسٹیبل کے اشاروں کا پابند ہو جانا پڑتا ہے...!

سولہویں شاہراہ کے چوراہے سے ایک فرلانگ تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ پھر شہر کا کاروباری حصہ پیچھے رہ جاتا ہے اور بڑی بڑی رہائشی کوٹھیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے...! جن کے سامنے چھوٹے چھوٹے پائیں باغ لہلہاتے ہیں۔ گو یہاں شہر کی سی ہماہمی نہیں رہتی لیکن اس کا شمار بھی شہر کے بارونق ترین حصوں میں ہوتا ہے!

اور شہر کے اسی بارونق حصے میں وہ دلچسپ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

عمران اپنے بہترین ایوننگ سوٹ میں ملبوس چھڑی ہلاتا ہوا آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کے لباس پر ایک شکن تک نہیں تھا! سخت کالر والی سفید قمیض بے داغ تھی اور گلے میں شوخ رنگوں کی ٹائی لیکن چہرے پر برسنے والی حماقت؟ اس کے متعلق تو کہنا ہی فضول ہے۔

وہ چھڑی ہلاتا چلتا رہا! کبھی کبھی فلٹ ہیٹ کا گوشہ یا ٹائی کی گرہ بھی سنبھالنے لگتا تھا!... دفعتاً وہ ایک جگہ رک گیا... اور کنکھیوں سے بائیں جانب والی عمارت کی نیم پلیٹ پڑھی!... پھر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ سورج ابھی ابھی غروب ہوا تھا۔! دھندلکے کا غبار زیادہ گہرا نہیں تھا! سڑک پر کاریں سائیکلیں اور دوسری سواریاں دوڑ رہی تھیں!... لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ نہیں تھی کہ کسی لمحہ بھی سڑک پار کرنے میں کوئی دشواری پیش آتی!...

عمران نے ایک بوڑھے سائیکل سوار کو نظر میں رکھ لیا جو دوسری طرف سے آرہا تھا!... اس کے سینے پر بڑی سی سفید داڑھی لہرا رہی تھی جیسے ہی وہ قریب آیا عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا... بوڑھا سائیکل سوار اتر کر متحیرانہ انداز میں عمران کو گھورنے لگا!... وہ اس طرح روکے جانے پر کچھ خوفزدہ بھی ہو گیا تھا۔

"اتنی لمبی داڑھی لگا کر سائیکل چلاتے شرم نہیں آتی--!" عمران نے کہا۔!

"جی۔!" بوڑھے کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں!

عمران نے وہی جملہ پھر دہرایا۔!

"آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟" بوڑھے نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں ڈھنگ کی باتیں کرتا ہوں! آپ بے شرم ہیں۔"

"آپ ہوش میں ہیں یا نہیں!" بوڑھے کی آواز تیز ہو گئی۔

"میں بالکل ہوش میں ہوں۔ آپ کو شرم آنی چاہیے۔"

"اپنی زبان کو لگام دیجیے!..."

"کیا میں گھوڑا ہوں کہ زبان کو لگام دوں!... آپ یا تو داڑھی صاف کرایئے یا سائیکل پر بیٹھنا چھوڑ دیجیے! ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔!"

بوڑھا سائیکل ایک طرف پھینک کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو گیا! کئی راہگیر اکے گرد اکٹھا ہو گئے!

"بڑے میاں ہوش کی دوا کرو۔! سائیکل پر اتنی لمبی داڑھی ظلم کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے!"

"ابے چوپ!" بوڑھا حلق کے بل چیخا۔

"پاگل معلوم ہوتا ہے۔!" مجمع میں سے کسی نے کہا۔

"تم خود پاگل!" عمران اس پر الٹ پڑا۔ "تمہاری سات پشتیں پاگل۔!"

"ہات تیری کی--! ایک آدمی اس پر جھپٹا۔!" عمران کا ہاتھ بھی گھوم گیا۔

اور پھر اچھا خاصہ ہنگامہ ہو گیا۔ وہ سب عمران پر چڑھ دوڑے۔

عمران کسی نہ کسی طرح ان کے نرغے سے نکلا اور اسی کوٹھی کی کمپاؤنڈ میں جا گھسا جس کے سامنے یہ ہنگامہ ہوا تھا۔! برآمدے میں یورپین عورت دو لڑکیوں کے ساتھ کھڑی تھی۔

"ممی!.... مجھے بچاؤ!" عمران چیخا! "یہ لوگ پاگل ہو گئے ہیں مجھے مار ڈالیں گے" اور پھر وہ برآمدے کی سیڑھیوں پر چڑھتے چڑھتے لڑھک کر بے ہوش ہو گیا! لوگ کمپاؤنڈ میں داخل ہو جانے کی کوشش کر رہے تھے! لیکن بوڑھی عورت کی ڈانٹ سن کر پھاٹک پر ہی رک گئے۔"

"بھاگ -- جیاؤ....!" وہ ہاتھ ہلا کر چیخی! "پولیس کو کھبر کرے گا۔"

پولیس کا نام سن کر وہ ایک ایک کر کے کھسکنے لگے!

بوڑھا باہر سے چیخ رہا تھا! "میم صاحب! یہ پاگل ہے!"

"بھاگ -- توم کھد پاگل ہے! ہم پولیس کو فون کرے گا۔"

بوڑھا بھی سائیکل اٹھا کر کھسک گیا!

عمران اب بھی سیڑھیوں کے نیچے بے ہوش پڑا تھا اور دونوں لڑکیاں اس پر جھکی ہوئی تھی۔

ایک لڑکی نے سر اٹھا کر کہا! "ممی یہ بے چارہ کوئی شریف آدمی معلوم ہوتا ہے!"

کوٹھی کے دیسی ملازمین بھی وہاں پہنچ گئے تھے! بوڑھی عورت کے اشارے پر وہ بے ہوش عمران کر اٹھا کر ایک کمرے میں لائے۔

بوڑھی عورت اس کے کوٹ کے بٹن کھولنے لگی۔ ایک لڑکی نے ڈاکٹر کو فون کیا۔

"پتہ نہیں کون ہے!" بوڑھی عورت تشویش کن لہجے میں بڑبڑائی۔ پھر یک بیک چونک پڑی۔ "ہائیں -- یہ کیا!"

عمران کی بائیں پسلی کے قریب ایک کارڈ پن کیا ہوا تھا! بوڑھی عورت جھک کر اسے بلند آواز سے پڑھنے لگی!

اس شخص کا نام ٹونی نام ہلز ہے! یہ اپنی یاد داشت کھو بیٹھا ہے! کبھی کبھی اس پر غشی کے دورے بھی پڑتے ہیں! اگر یہ کبھی ایسی حالت میں پایا جائے تو براہ کرم اسے بیکن اسٹریٹ کے ایلر ہاؤز میں پہنچا دیجئے! یہ صرف ذہنی فتور میں مبتلا ہے.... ویسے بالکل بے ضرر آدمی ہے۔! اس لئے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں.... عام حالات میں آپ اسے انتہائی شریف اور سلیم الطبع پائیں گے۔"

بوڑھی عورت نے سیدھے کھڑے ہو کر ایک طویل سانس لی اور لڑکیوں کی طرف دیکھنے لگی۔

"بے چارہ....!" ایک لڑکی نے سر ہلا کر مغموم لہجے میں کہا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آ گیا.... اور وہ کارڈ اسے بھی پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

"اوہ --!" ڈاکٹر کارڈ پڑھ کر بولا۔ "تب تو یہ ضروری نہیں کہ یہ جلدی ہوش میں آ جائے۔"

وہ عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا!

"کیا یہ مرض دائمی ہوتا ہے!" ایک لڑکی نے پوچھا۔

"حالات پر منحصر ہے!.... یہ ہمیشہ ایسی ہی حالت میں رہ سکتا ہے اور یاد داشت واپس بھی آ سکتی ہے۔ اس قسم کے امراض دراصل حادثات کی بنا پر ہوتے ہیں اور حادثات ہی ان کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں!"

ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور پندرہ منٹ کے وقفے سے دو انجکشن دے کر چلا گیا۔

لڑکیوں کے چہرے مغموم تھے اور بوڑھی عورت بھی تشویش میں مبتلا ہو گئی تھی -- اس نے کچھ دیر بعد کہا۔

"پتہ نہیں ایلر ہاؤز میں کون رہتا ہے اور اس کا فون نمبر کیا ہے!"

"میرے خیال میں اسے ہوش میں آ جانے دیجئے۔" ایک لڑکی نے کہا۔

"ہاں -- آں!" بوڑھی عورت کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

یہ بیلجیکے سفیر کے فوجی اتاشی کرنل ڈکسٹرلنگ کی کوٹھی تھی۔ ایما اور باربرا اس کی بیٹیاں تھیں اور بوڑھی مسز ڈکسٹرلنگ تھی!....

یہ تینوں ماں بیٹیاں بڑی تندہی سے عمران کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔ بار بار ان کی نظریں کلاک کی طرف اٹھتی تھیں.... لیکن شاید اس وقت اس کی سوئیوں نے بھی گردش نہ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

باربرا جو ایما سے عمر میں بڑی تھی۔ بار بار ٹھنڈی سانسیں لیتی۔! ایما بہت بے چین تھی۔ اس نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا جو اپنی یاد داشت کھو بیٹھا ہو۔ البتہ اس نے ایسے آدمیوں کے متعلق کئی رومانی کہانیاں ضرور پڑھی تھیں.... شاید ایک آدھ فلم بھی دیکھی تھی۔ اس میں ایسے ہی کسی آدمی کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا تھا --! وہ سوچ رہی تھی کہ یہ آدمی بھی اسی فلم کے ہیرو کی طرح رومیلک ثابت ہو گا....

عمران کے خدوخال اسے بے حد پسند آئے تھے!....

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران کے پپوٹوں میں حرکت ہوئی.... اور وہ تینوں اس پر جھک پڑیں.... اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔!

"بلی کے بچے.... پیارے بلی کے بچے!.." عمران نے کروٹ لے کر فرانسیسی زبان میں کہا۔!

"یہ کوئی فرانسیسی ہے!" بوڑھی نے لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اوہ....!" ایما کی آنکھیں چمکنے لگیں اور وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"فرانسیسی۔!" باربرا نے دہرایا اور اس کی دلچسپی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔

دفعتاً عمران اٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔!

"تم لیٹے رہو تو بہتر ہے!" بوڑھی عورت نے فرانسیسی میں کہا۔

"میں کہاں ہوں!" عمران نے کراہ کر پوچھا۔

"مطمئن رہو تم دوستوں میں ہو.... تمہیں چند بدمعاشوں نے گھیر لیا تھا اور تم بھاگ کر یہاں آئے!"

"ٹھہریئے--!" عمران آنکھیں بند کر کے پیشانی پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"مجھے سوچنے دیجئے!"

" آپ لیٹ کر سوچئے تو بہتر ہے!" باربرا بولی

"اوہ--!" عمران چونک کر بولا اور چند لمحے باربرا کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد کہا۔ "جی ہاں مجھے لیٹ جانا چاہئے-- میرا سر بہت شدت سے چکرا رہا ہے!"

عمران لیٹ گیا--اور اس کی آنکھیں بند رہیں! کچھ دیر بعد اس نے کہا" میں بہت نقاہت محسوس کر رہا ہوں!"

" آپ کچھ پئیں گے!" باربرا نے پوچھا۔

"ایک گلاس ٹھنڈا پانی!"

"نہیں تم تھوڑی برانڈی لو.... نقاہت دور ہو جائے گی!"

"شکریہ ممی!.... میں شراب نہیں پیتا-- ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے!" باربرا نے گھنٹی بجائی.... ایک نوکر کمرے میں داخل ہوا اور اس سے پانی لانے کو کہا گیا۔!

"میرے ساتھ میرا بلی کا بچہ بھی تھا!" عمران.... پھر اچھل کر بیٹھ گیا اور منہ سے اس طرح کی آوازیں نکالنے لگا! جیسے بلی کے بچے کو بلا رہا ہو۔!

"نہیں تمہارے ساتھ بلی کا بچہ نہیں تھا! ممکن ہے وہ سڑک ہی پر رہ گیا ہو!" مسز ڈکسٹر لنگ نے کہا!

"آہ.... تب تو میں وہیں جا کر اسے تلاش کروں گا...."

"نہیں تم لیٹو! میں نوکروں سے تلاش کراؤں گی!"

"شکریہ ممی!" عمران نے پھر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں لیکن اسی وقت ملازم پانی کا گلاس لایا۔!

"یہ.... پپ.... پانی!" ایما ہکلائی وہ اچھی طرح فرانسیسی نہیں بول سکتی تھی!

عمران اٹھ کر بیٹھ گیا! پانی پی چکنے کے بعد وہ پھر لیٹنے لگا۔ لیکن پھر اس طرح سیدھا ہو گیا جیسے کوئی بات یاد آگئی ہو!

"تم ایلفر ہاؤز میں رہتے ہو!" بوڑھی نے پوچھا۔

"جی ہاں....!"

"کیا کرتے ہو!"

"دن بھر یہی سوچا کرتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے!"

"تم فرانسیسی ہو!"

"میں نہیں جانتا کہ میں کون ہوں! ویسے میں کئی زبانیں بول سکتا ہوں! لیکن فرانسیسی مجھے بہت پسند ہے.... یہ زبان زیادہ روانی کے ساتھ بول سکتا ہوں!"

"سڑک پر جھگڑا کیوں ہوا تھا!"

"وہ میرا بلی کا بچہ چھین رہے تھے!.... ممی.... مجھے میرا بچہ منگوا دو!"

بوڑھی نے مڑ کر باربرا سے کہا کہ وہ نوکروں سے بلی کا بچہ تلاش کرنے کو کہے.... باربرا چلی گئی.... اور بوڑھی نے کہا۔

"تم پھر بیٹھ گئے--لیٹ جاؤ!"

"ڈاکٹر نے کہا تھا کہ زیادہ لیٹنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے!" عمران نے بچوں کے سے انداز میں کہا اور ایما پھر مٹھیاں بھینچنے لگی!

"نہیں صحت نہیں خراب ہو گی۔ تم لیٹ جاؤ۔"

"اچھا!...." عمران نے سر ہلا کر کہا اور لیٹ گیا۔

"تمہارا نام ٹونی نام بلز ہے!" مسز ڈکسٹر لنگ نے پوچھا!

" آپ کو کیسے معلوم ہوا...." عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں!

مسز ڈکسٹر لنگ نے اسے وہ کارڈ دکھایا جو اس کی قمیض سے پن کیا ہوا تھا۔!

"اوہ-- یہ مسز ہڈسن بڑی نیک عورت ہے۔!" عمران بڑبڑایا۔!

"مسز ہڈسن کون!" ایما نے پوچھا۔

"ایلفر ہاؤز میں اس کا بورڈنگ ہے نا۔! میں وہیں رہتا ہوں! میں جب بھی باہر جانے لگتا ہوں وہ یہ کارڈ میری قمیض سے پن کر دیتی ہے!"

"تم بورڈنگ ہاؤز میں رہتے ہو!" بوڑھی نے حیرت سے کہا!" تمہارے والدین کہاں ہیں؟"

"پتہ نہیں--!" عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔

"تم یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ کس ملک کے باشندے ہو!"

"نہیں! پتہ نہیں---! یہی تو میں بھی سوچتا ہوں! مگر شاید میں اسی ملک کا باشندہ ہوں!"

"یہاں کی زبان بول سکتے ہو!"

"ہاں میں یہاں کی زبان بول سکتا ہوں!"

"تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے!"

"کمرشل آرٹسٹ ہوں!"

"آرٹسٹ۔ اوہ!" ایما نے پھر مٹھیاں بھینچ لیں!

پھر باربرا واپس آگئی اور اس نے بتایا کہ بلی کا بچہ تلاش کیا جا رہا ہے! عمران نے آنکھیں بند کرلیں اور چپ چاپ پڑا رہا۔

ایما باربرا کو اس کے متعلق بتانے لگی!.... مسز ڈکنسر باہر چلی گئی تھی لیکن لڑکیاں وہیں موجود تھیں۔

"میں گر پڑوں گا---!" دفعتاً عمران نے آنکھیں کھول کر کہا۔

"جی!" باربرا نے چونک کر پوچھا۔!

"اوہو!.... معاف کیجئے گا۔" عمران خواب ناک سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔!" مجھے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہوں۔ یہ غنودگی بھی بڑی واہیات چیز ہے!"

"کوئی بات نہیں!" باربرا بھی مسکرائی!" آپ کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بے تکلفی سے طلب کر لیجئے گا!"

"مجھے دنیا کی کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں! سوائے رنگ اور برش کے۔ رنگ اور برش یہی میری زندگی ہے!.... میں زندگی کی عکاسی کرتا تھا۔ مگر مجھے کمرشل آرٹسٹ بننا ہی پڑا....."

ایما اور باربرا خاموش رہیں! غالباً وہ سوچ رہی تھیں کہ جواب میں کیا کہنا مناسب ہوگا--! دفعتاً عمران نے پوچھا!" یہ آپ کی ممی تھیں۔"

"جی ہاں....!" ایما بولی!

"اور پاپا بھی ہوں گے۔!"

"جی ہاں پاپا ہیں!.... لیکن وہ اس وقت موجود نہیں!...." باربرا نے کہا۔!

عمران ٹھنڈی سانس لے کر دردناک آواز میں بولا!" میرے نہ پاپا ہیں.... اور نہ ممی!.... پتہ نہیں وہ دونوں کہاں چلے گئے!"

پھر وہ خاموش ہو گیا.... اور دونوں لڑکیاں ادھر ادھر دیکھ کر آنسو پینے کی کوشش کرنے

لگیں!.... وہ اس کے لئے بہت زیادہ مغموم ہو گئی تھیں۔ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے سامنے کوئی ننھا سا بے بس یتیم بچہ پڑا ہو۔!

"اوہ---میرا بلی کا بچہ!" عمران پھر اٹھ بیٹھا۔!

"وہ.... وہ.... دیکھئے!" باربرا گھبرائی ہوئی آواز میں بولی!" آپ مطمئن رہیے! نوکر اسے تلاش کر رہے ہیں!...."

"اچھا!" عمران نے کسی ننھے سے بچے کی طرح سر ہلا کر کہا.... اور پھر لیٹ گیا۔!

(۲)

سیکرٹ سروس کے ممبران صفدر سعید، لیفٹیننٹ چوہان اور جولیا نافٹز واٹر ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔!

"یہ عمران آج کل کس چکر میں ہے۔!" صفدر سعید نے کہا۔

"کیسا چکر--!" جولیا اسے گھورنے لگی!

"اس نے ٹونی ٹام بلز کے نام سے مسز ہڈسن کے بورڈنگ میں ایک کمرہ لے رکھا ہے!.... پرسوں مجھے راجہ سٹریٹ میں ملا.... اور کہنے لگا کہ میں اپنی یاد داشت کھو بیٹھا ہوں!.... مجھے یہاں پہنچا دو!.... یہ کہہ کر اس نے اپنے کوٹ کے بٹن کھولے اور ایک کارڈ دکھایا جو اس کی قمیص سے پن کیا ہوا تھا!.... کارڈ پر تحریر تھا کہ اس آدمی کا نام ٹونی ٹام بلز ہے.... یہ اپنی یاد داشت کھو بیٹھا ہے!.... اس پر غشی کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ اگر یہ کبھی ایسی حالت میں پایا جائے تو اسے براہ کرم بیکن اسٹریٹ کے بلر ہاؤز میں پہنچا دیجئے۔!"

"مجھے علم نہیں تھا!---" جولیا نے حیرت سے کہا!" پھر تم نے کیا کیا؟"

"وہی جو اس نے کہا تھا!.... مسز ہڈسن نے میرا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور بڑی محبت سے اس کا شانہ تھپتھپانے لگی۔! وہ اسے ممی کہتا ہے!"

چوہان ہنس پڑا.... لیکن جولیا کی تشویش میں کمی نہیں ہوئی۔! وہ نہ جانے کیوں اس تذکرے پر سست پڑ گئی تھی!

صفدر پھر بولا!" اس آدمی کو سمجھنے کے لئے افلاطون کا دماغ چاہئے!"

"افلاطون بھی اس کے سامنے مرغ کی بولی بول جاتا!.... آدمی کو آدمی ہی سمجھ سکتا ہے! مگر میں تو اسے آدمی ہی تسلیم کرنے پر تیار نہیں!" چوہان نے کہا اور پانی کا گلاس اٹھا کر ہونٹوں

سے لگا لیا!....

"وہ آخر ایسا کیوں کر رہا ہے!" جولیا تشویش کن لہجے میں بڑبڑائی!

"اونہہ -- کر رہا ہو گا!" چوہان گلاس رکھتا ہوا بولا --! "ہو سکتا ہے یہ اس کا نجی کام ہو اور پرائیویٹ کیس بھی تو لیتا رہتا ہے! اکثر محکمہ سراغرسانی کے لئے کام کرتا ہے!"

اس پر بھی جولیا کی تشفی نہ ہوئی! شکرال والی مہم کے بعد سے وہ عمران کے متعلق ہر وقت باخبر رہنا چاہتی تھی۔ اسے یقین کامل تھا کہ اس کا چیف آفیسر ایکس ٹو عمران ہی ہے اور نادیدہ ایکس ٹو سے جو اسے لگاؤ تھا ظاہر ہے البتہ اس کے دوسرے ساتھی عمران کو ایکس ٹو تسلیم کرنے پر تیار نہیں تھے۔ ان کا اب بھی یہی خیال تھا کہ عمران جیسا کریک اور غیر سنجیدہ آدمی اتنی ذمہ دار پوسٹ ہولڈ نہیں کر سکتا۔ وہ اب بھی فون پر ایکس ٹو کی بھرائی ہوئی آواز سنتے اور مؤدب ہو جاتے تھے جیسے وہ ان کے سامنے ہی موجود ہو۔

جولیا کی الجھن بڑھتی رہی!.... آخر کار کھانے کے بعد طبیعت کی گرانی کا بہانہ کر کے وہ اٹھ گئی.... وہ اس وقت ایلر ہاؤز جانا چاہتی تھی....

اس نے ایک ٹیکسی کی اور بیکن اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گئی!.... ایلر ہاؤز ایک مشہور عمارت تھی جس میں ایک انگریز عورت مسز ہڈسن نے ایک بورڈنگ کھول رکھا تھا۔ جہاں بہت سے تعلیم یافتہ اور ذی حیثیت کنوارے رہتے تھے.... یہاں انہیں ہر قسم کی گھریلو آسائشیں میسر تھیں!.... مسز ہڈسن کی عمر پچاس ساٹھ کے درمیان رہی ہو گی!.... وہ ایک لحیم شحیم اور قوی الجثہ عورت تھی! اس کو دور سے دیکھنے والے عموماً یہی اندازہ لگاتے تھے کہ وہ تیز مزاج اور سخت گیر عورت ہو گی۔!.... لیکن اس کے بورڈنگ میں رہنے والوں کا خیال تھا کہ وہ اپنے چربیلے جسم کے اندر دل کی بجائے ایک ننھا سا خوش رنگ گلاب رکھتی ہے!.... وہ اپنے کرایہ داروں کے لئے اسی طرح پر تشویش رہتی تھی جیسے کوئی کثیر الاولاد ماں۔!

اس نے بڑی خوش اخلاقی سے جولیا نافٹز واٹر کا استقبال کیا لیکن ٹونی ٹام بلر کے تذکرے پر کچھ مغموم سی ہو گئی!

"اوہ.... مسٹر ٹام بلر.... مجھے علم ہے کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آئے! کیا آپ انہیں قریب سے جانتی ہیں!"

"ہاں میرا خیال ہے کہ میں انہیں قریب سے جانتی ہوں!"

"اوہ ---! تو پھر شاید آپ مجھے ان کے متعلق بہت کچھ بتا سکیں!"

جولیا بوکھلا گئی!.... اس نے سوچا پتہ نہیں بوڑھی کیا پوچھ بیٹھے! اس کا جواب عمران پسند

کرے یا نہ کرے--!....

"وہ.... وہ....!" جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا! "وہ اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہے!"

"یہ تو میں بھی جانتی ہوں!" مسز ہڈسن نے کہا۔ "لیکن کیا آپ ان کے والدین یا دوسرے عزیزوں کو جانتی ہیں!"

جولیا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں ٹام بلر کے لئے بہت مغموم رہتی ہوں!" مسز ہڈسن نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا! "اتنا اچھا آدمی اور اس طرح بے یار و مددگار....!"

جولیا کچھ نہ بولی.... وہ اس سلسلے میں زیادہ گفتگو نہیں کرنا چاہتی تھی۔!

دیوار سے لگی ہوئی گھڑی نے نو بجائے اور مسز ہڈسن نے کہا! "تو آپ ان کا انتظار کریں گی--؟"

"جی ہاں!.... خیال تو یہی ہے!...."

"مگر وہ اکثر دو دو دن تک یہاں نہیں آتے پھر کوئی نہ کوئی انہیں پہنچا جاتا ہے.... آپ یہ بھی جانتی ہوں گی کہ ان پر غشی کے دورے پڑتے ہیں--!"

"جی ہاں۔!"

"پھر ایسی صورت میں....!"

"میں دس بجے تک انتظار کروں گی....!"

"کوئی بات نہیں!.... آپ کیا پئیں گی!"

"اوہ شکریہ! کسی چیز کی خواہش نہیں ہے۔"

یہ مسز ہڈسن کا دفتر تھا جہاں دونوں کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی--! مسز ہڈسن سامنے کھلے ہوئے رجسٹر پر جھک گئی.... اور جولیا شام کا اخبار دیکھنے لگی۔!

کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت مسلط ہو گیا!.... مسز ہڈسن شاید اکاؤنٹ دیکھ رہی تھیں کیونکہ تھوڑی دیر بعد اس کے ہونٹ ہلنے لگتے تھے!....

ٹھیک ساڑھے نو بجے ایک آدمی چق ہٹا کر دفتر میں داخل ہوا....

"کیا مسز ہڈسن کا بورڈنگ یہی ہے!" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں...." مسز ہڈسن نے نرم لہجے میں کہا! "فرمائیے!"

"مسٹر ٹونی ٹام بلر یہیں رہتے ہیں!"

"جی ہاں--!"

"میں انہیں اپنے ساتھ لایا ہوں....!"

"اوہ شکریہ.... براہ کرم انہیں یہاں بھیج دیجئے!"

وہ آدمی چلا گیا اور جولیا سنبھل کر بیٹھ گئی!

تھوڑی دیر بعد عمران الوؤں کی طرح پلکیں جھپکاتا ہوا اندر آیا۔

"اوہ....!" اس نے جولیا کو دیکھ کر سیٹی بجانے والے انداز میں اپنے ہونٹ سکوڑے اور جولیا اسے گھورنے لگی.... لیکن قبل اس کے مسز ہڈسن دونوں کے متعلق کوئی عجیب بات محسوس کر سکتی عمران بول پڑا!

"اوہ میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں مس ونولیا ڈرنک واٹر.... آپ کی تصویر ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی!.... چلئے چلئے میں آپ کو دکھاؤں!"

جولیا ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی اٹھ گئی!

"ہمارے لئے چائے بجھوا دیجئے گا.... ممی...." عمران نے مسز ہڈسن سے کہا! اس کے لہجے میں بڑا پیار تھا۔

"ابھی.... ابھی...." مسز ہڈسن مسکرائی! "مگر آپ کہاں رہ گئے تھے مسٹر تام ہلز--"

"اوہ-- ممی! یہاں زیادہ تر پاگل بستے ہیں! ایک بوڑھا آدمی زبردستی ایک بلی کا بچہ میرے گلے لگانا چاہتا تھا!.... میں نے انکار کیا تو کئی آدمیوں نے مل کر مجھے مارا پیٹا.... پھر چند شریف عورتوں نے مجھے ان کے مظالم سے نجات دلائی.... وہ دونوں لڑکیاں بہت مہربان تھیں۔"

"کیا نام....!"

عمران خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر بولا۔ "ایک کا نام شاید اماں تھا.... اور دوسری کا سیفٹی ریزر....!"

"سیفٹی ریزر!" مسز ہڈسن نے حیرت سے دہرایا۔

"پتہ نہیں! پھر کچھ اور رہا ہو گا.... نام مجھے یاد نہیں رہتے ممی--!"

"آپ نے شاید ان کا نام بھی غلط ہی لیا تھا!" مسز ہڈسن جولیا کی طرف اشارہ کر کے بولی!

"نہیں ان کا نام.... ونولیا ڈرنک واٹر ہے....!"

"جولیانا فٹز واٹر!" جولیا نے غصیلے لہجے میں تصحیح کی!

مسز ہڈسن ہنسنے لگی!.... پھر اس نے ہنستے ہوئے کہا! "آپ برا نہ مانئے گا یہ حقیقت ہے کہ مسٹر تام ہلز کو نام صحیح یاد نہیں رہتے....!"

عمران اور جولیا دفتر سے نکل آئے عمران اسے اوپری منزل کی طرف لے جا رہا تھا۔! جولیا

خاموشی سے چلتی رہی! عمران نے اوپر پہنچ کر ایک کمرے کا قفل کھولا۔!

"آؤ.... آؤ....!" اس نے اندر داخل ہو کر روشنی کر دی!

یہاں ایک مسہری ایک میز اور دو کرسیاں تھیں.... اور یہ حقیقتاً کسی مصور ہی کا کمرہ تھا! چاروں طرف نامکمل اور مکمل تصویریں بکھری ہوئی تھیں ایزل کے کینوس پر بھی ایک نامکمل تصویر تھی۔

"یہ سب کیا ہے!" جولیا چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی!

"بیٹھ جائیے! مس ونولیا.... اور.... دیکھئے شاید میں پھر آپ کا نام بھول گیا!"

"مجھے بور نہ کرو!" جولیا نے برا سا منہ بنا کر کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔!

"تو کیا میں پیش کروں!"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔!"

"مصوری!.... اب یہ دھندا شروع کر دیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ پہلے میں کیا کرتا تھا! کیونکہ میں اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہوں!"

"یہ تمہارا....!" جولیا کچھ کہتے کہتے رک گئی!

"دیکھئے....! مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ کی ایک پورٹریٹ میں بنا رہا تھا اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا! مجھے یہ بھی یاد نہیں پڑتا کہ ہم دونوں میں کبھی بے تکلفی بھی رہی ہو!"

"میں یہ معلوم کئے بغیر ہرگز نہیں جاؤں گی کہ تم کس چکر میں ہو!"

قبل اس کے عمران جواب میں کچھ کہتا راہداری سے کسی کے قدموں کی آواز آئی دونوں ہی خاموش رہے۔ ایک ملازم اندر آیا اور چائے کی کشتی میز پر رکھ کر چلا گیا!

عمران خاموشی سے اٹھ کر دو پیالیوں میں چائے بنانے لگا!

"تم نہیں بتاؤ گے۔!" جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔!

"کیا بتاؤں.... مادموزئیل! مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ نے کیا پوچھا تھا۔"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو!" جولیا ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔

"میں یہاں چائے بنا رہا ہوں.... لیجئے!" اس نے بڑے ادب سے پیالی پیش کی۔!

"کیا تم ایکس ٹو کے لئے کوئی کام کر رہے ہو!" جولیا اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

"ایکس ٹو!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "میں اس مصور کا نام شاید پہلی بار سن رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی بڑا مصور نہیں ہے!"

"تم نہیں بتاؤ گے....!" جولیا دانت پیسنے لگی!

"آپ خفا ہو رہی ہیں یا منہ چڑا رہی ہیں! میں نہیں سمجھ سکا!" عمران اسے متحیرانہ انداز میں دیکھتا ہوا بولا۔

جولیا خون کے گھونٹ پی کر چائے کی طرف متوجہ ہو گئی!

کچھ دیر بعد اس نے پوچھا! "کیا اب تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں رہا....!"

"ہائیں--!" عمران منہ اور آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ چند لمحے اسی پوز میں رہا۔ پھر تھوک نگل کر بولا.... "آپ شاید کسی اور کے دھوکے میں مجھ سے آملی ہیں۔ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے کیوں ہونے لگا! میں ایک غریب کمرشل آرٹسٹ ہوں!.... برش اور رنگ کی کمائی پر میری زندگی کا انحصار ہے!"

"عمران کہیں تمہیں پچھتانا نہ پڑے۔!"

"اوہ---دیکھئے!" عمران ہنسنے لگا! "آپ کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے! میرا نام عمران نہیں ٹونی ہلز ہے.... اس سلسلے میں جتنے گواہ آپ چاہیں پیش کر سکتا ہوں.... براہ کرم مجھے اُلجھن میں مبت نہ کیجئے! مجھ پر غشی کے دورے بھی پڑتے ہیں!"

"اگر میں بھانڈا پھوڑ دوں تو....!"

"کیسا بھانڈا--مادموزیل--!"

"اچھی بات ہے....!" جولیا نے دھمکانے کے سے انداز میں سر ہلا کر کہا۔ "میں اس کی اطلاع کیپٹن فیاض کو دیئے بغیر نہیں مانوں گی۔!"

"محترمہ.... میں کسی کیپٹن نیاض اوہ.... کیا نام لیا تھا آپ نے میں بھول گیا! بہر حال آپ نے جو بھی نام لیا تھا وہ میرے لیے بالکل نیا تھا.... ویسے آپ کی تصویر جلد مکمل ہو جائے گی.... ٹھہریئے.... میں آپ کو دکھاتا ہوں!...."

عمران اٹھ کر میز پر پھیلے ہوئے کاغذات الٹنے پلٹنے لگا!

"اوہاں-- یہ رہی....!" اس نے ایک شیٹ اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "صرف بیک گراؤنڈ باقی رہ گئی ہے!"

جولیا کے تلوؤں سے لگی اور سر پر بجھی کیونکہ یہ ایک چمگادڑ کی نامکمل تصویر تھی۔!

وہ انجھتی ہوئی بولی! "میں تمہیں دیکھ لوں گی!... میں خواہ مخواہ تمہیں اتنی اہمیت دیتی ہوں! تم میری طرف سے جہنم میں جاؤ--!"

"لیکن میں وہاں بھی آپ کی تصویر مکمل کرنا نہیں بھولوں گا.... چائے پیجئے ٹھنڈی ہو رہی ہے!...."

"میں جا رہی ہوں! لیکن تم دیکھ ہی لو گے۔!"

"نہیں، آپ کے اس طرح جانے کا منظر بڑا دردناک ہوگا! اسلئے میں اپنی آنکھیں بند کر لوں گا!"

جولیا کچھ کہے بغیر اٹھ گئی اور عمران اس طرح آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا جیسے حقیقتاً وہ کوئی ایسا ہی دل ہلا دینے والا منظر ہو جسے دیکھنے کی تاب مہیا نہ کی جا سکے!

(۳)

عمران یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جولیا اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنا ہی دے گی لہٰذا اسے اس پر بے تحاشا غصہ آیا۔ جب کیپٹن فیاض دوسرے دن صبح ہی صبح وہاں آدھمکا!

وہ چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا! "یہاں کیا ہو رہا ہے--!"

"معاف کیجئے گا میں نے آپ کو پہچانا نہیں!---" عمران نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں چلے گی!...." فیاض مسکرایا! "اس بار تم چوہے دان میں پھنس گئے ہو!.... اگر تم نے اڑانے کی کوشش کی تو زندگی برباد ہو جائے گی--!"

"میں ایک کمرشل آرٹسٹ ہوں جناب نہ چوہا ہوں اور نہ پرندہ.... ویسے میرا خیال ہے کہ یادداشت کھو بیٹھنے کے بعد آدمی کی زندگی برباد ہو جاتی ہے--!"

"ہاں مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے یادداشت کھو بیٹھنے کا ڈھونگ رچایا ہے!.... لیکن اسے نہ بھولو کہ اس حال میں تمہاری دھجیاں بھی اڑ سکتی ہیں--!"

عمران اسے غور سے دیکھ رہا تھا.... فیاض چند لمحے خاموش رہ کر پھر بولا۔ "میرے ایک اشارے پر تم یہاں سے نکلوا دیئے جاؤ گے!"

"وہ کس طرح سوپر فیاض!"

"بہت خوب! یادداشت واپس آگئی نا...." فیاض نے قہقہہ لگایا۔

عمران کے ہونٹوں پر بھی ایک شرارت آمیز سی مسکراہٹ نظر آئی اور اس نے کہا! "کوشش کر کے دیکھو!"

"تم کچ کچ جہنم رسید ہو جاؤ گے عبدالمنان!" فیاض نے قہقہہ لگایا۔! اس کی آنکھوں سے بھی مسرت پھوٹی پڑتی تھی۔!

"اوہ---!" عمران سیٹی بجانے کے سے انداز میں ہونٹ سکوڑ کر رہ گیا۔

"ہاں برخوردار وہ اخبار میں اپنے ساتھ لایا ہوں جس میں کسی زمانے میں عبدالمنان کا فوٹو شائع ہوا تھا.... اور اس کے نیچے یہ اعلان تھا کہ یہ شخص عبدالمنان تیمور اینڈ بارٹلے کا ملازم تھا۔ جو ہزاروں کا غبن کر کے غائب ہو گیا۔ اب خود ہی سوچو اگر میں نے یہ تصویر اور اعلان مسز ہڈسن کو دکھلایا تو تم کہاں ہو گے----!"

"بیٹھ جاؤ!..." عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا!.... وہ سچ مچ اس وقت پھنس گیا تھا! اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ فیاض کی ہر بات مان لیتا!

"آج ہی تو آئے ہو چکر میں!" فیاض بیٹھتا ہوا بولا۔! "میں تمہیں رگڑ ڈالوں گا۔"

"رگڑنے سے پہلے چائے پی لو تو بہتر ہے!"---- عمران نے کہا!

"چائے....!" فیاض اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ "اچھی بات ہے!"

عمران نے گھنٹی کا بٹن دبایا اور بولا۔! "میں دراصل اپنا پچھلا پیشہ ترک کر چکا ہوں میں اب بھی بھول جانا چاہتا ہوں کہ میرا نام عمران ہے.... کہو تو تمہاری بھی ایک پورٹریٹ تیار کر دوں۔"

"ضرور.... ضرور....!" فیاض سگریٹ سلگاتا ہوا بولا!

"لیکن تم لوگ چین نہیں لینے دو گے---!" عمران نے برا سامنہ بنا کر کہا!

ایک ملازم اندر داخل ہوا!

"چائے...." عمران نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا اور وہ واپس چلا گیا!

"کیا تم اس دوران کسی عورت سے لڑ گئے ہو!...." فیاض نے پوچھا!

"عورت سے...." عمران نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں----! مجھے تمہارے متعلق کسی عورت نے فون پر بتایا تھا۔!"

"اور تم یہاں دوڑے آئے۔"

"ہاں مجھے کئی دنوں سے تمہاری تلاش تھی!"

"کیوں؟"

"پہلے مجھے بتاؤ کہ وہ عورت کون ہو سکتی ہے جس نے مجھے فون کیا تھا؟"

"پتہ نہیں---!" عمران کے لہجے میں بڑی خشکی آ گئی تھی! اس کا ذہن دراصل جونیا کی طرف بھٹک گیا تھا!

فیاض نے یہ تبدیلی محسوس کر لی اور خاموش ہو گیا!

عمران نے خود ہی کچھ دیر بعد پوچھا!"ہاں تمہیں میری تلاش کیوں تھی۔!"

"مجھے تمہاری تلاش کیوں ہوتی ہے---!" فیاض نے مسکرا کر سوال کیا!

"مگر میں آج کل بے حد مصروف ہوں!" عمران بولا!

"تم مصروف کب نہیں ہوتے---میں کچھ نہیں سنوں گا! تمہیں بہر حال میرے لئے وقت نکالنا پڑے گا!"

"اور اگر میں وقت نہ نکال سکا تو تم وہ اخبار مسز ہڈسن کے حوالے کر دو گے!"

"ارے نہیں پیارے--!" فیاض نے قہقہہ لگایا!"وہ تو میں اس لئے لایا تھا کہ تم اپنی یادداشت کھو بیٹھے ہو! ایسے حالات عموماً یادداشت واپس لے آتے ہیں۔!"

"مجھے افسوس ہے مسٹر فیاض کہ میری یادداشت ابھی تک واپس نہیں آئی!.... ویسے کیا آپ بتا سکیں گے کہ اس سے پہلے ہماری ملاقات کب اور کہاں ہوئی تھی!"

"تو تم....!" فیاض کچھ کہتے کہتے رک گیا!

"ہاں! میں آپ کو نہیں پہچانتا مسٹر فیاض....!"

"میں بہت پریشان ہوں عمران.... تم سمجھنے کی کوشش کرو!"

"کیا سمجھنے کی کوشش کروں!"

"یہی کہ تمہارا ایک دوست پریشان ہے....!"

"لیکن میں تمہارے لئے دوسری بیوی کا انتظام نہیں کر سکتا۔" عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلا کر کہا!

فیاض نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ ہلائے ہی تھے کہ چائے آ گئی!.... ملازم کے چلے جانے کے بعد اس نے کہا!"تم کتنی دیر میں سنجیدہ ہو سکو گے!"

"سنجیدگی کے لئے ہی میں نے یہ نیا پیشہ اختیار کیا تھا.... مگر تم لوگ؟" فیاض نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران چائے انڈیل رہا تھا!.... لیکن اس نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ دروازہ کیوں بند کر رہا ہے!

فیاض واپس آ کر چائے پینے لگا! لیکن اس کے چہرے پر صرف یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی قسم کی الجھن میں مبتلا ہے۔

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی.... اور عمران دروازہ کھولنے کے لئے اٹھ گیا.... لیکن دوسرے ہی لمحے میں وہ بری طرح بوکھلایا ہوا نظر آنے لگا--!.... کیونکہ راہداری میں کرنل اسٹرلنگ کی لڑکیاں ایما اور باربرا کھڑی تھیں!

"اوہ.... ہم.... مسٹر تام بلر....!" باربرا ہکلائی.... "ہم دراصل آپ کی خیریت

دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں۔"

"تشریف لائیے.... تشریف لائیے!" عمران احتراماً جھک کر بولا اور دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا!

لڑکیاں اندر چلی آئیں! لیکن فیاض کی موجودگی نے انہیں کسی حد تک نروس کر دیا تھا! شاید وہ یہی سوچ کر آئی تھیں کہ عمران تنہا ہو گا!

فیاض اپنی پلکیں جھپکانے لگا تھا....

"تشریف رکھیے!...." عمران نے کہا!.... فیاض اٹھ کر مسہری پر بیٹھ گیا! لڑکیوں نے نہیں نہیں کر کے بدقت تمام کرسیوں پر بیٹھنا منظور کیا!

"دراصل ہم آپ کی خیریت دریافت کرنے آئے تھے!".... باربرا نے پھر وہی جملہ دہرا لیا!

"میں ٹھیک ہوں.... مادموزئیل.... آپ کا بہت بہت شکریہ!"

لڑکیاں بیٹھ گئی تھیں لیکن کچھ گھبرائی ہوئی سی تھیں اور عمران نے بھی اسے محسوس کر لیا تھا کہ فیاض انہیں بری طرح گھور رہا تھا! شاید اس کا اس طرح گھورنا ہی ان کی سراسیمگی کا باعث تھا!

"مم.... مسٹر.... ٹام ہلز....!" ایما ہکلائی.... "ممی.... اپنی ایک پورٹریٹ بنوانا چاہتی ہیں! کیا آپ آج شام کی چائے ہمارے ساتھ پئیں گے!"

"ضرور.... ضرور...." عمران نے بچکانے انداز میں کہا!.... "آپ کی ممی تو بالکل مجھے اپنی ہی ممی معلوم ہوتی ہیں!.... میں پچھلی رات ان کے متعلق بہت دیر سوچتا رہا تھا!"

ایما کی آنکھیں چمکنے لگیں اور باربرا کے ہونٹوں پر بھی خفیف سی مسکراہٹ نظر آئی۔! فیاض رہ رہ کر انہیں گھورتا ہی رہا۔! عمران کو اس پر بہت شدت سے غصہ آ رہا تھا!۔

وہ لڑکیوں کو باتوں میں الجھائے رہنے کی کوشش کرنے لگا!.... اوٹ پٹانگ باتیں.... جن پر وہ دل کھول کر ہنس رہی تھیں اور فیاض شائد دل ہی دل میں جھلس رہا تھا! لیکن اس نے ایک بار بھی گفتگو میں حصہ لینے کی کوشش نہیں کی۔

پندرہ یا بیس منٹ بعد لڑکیاں شام کے لئے دوبارہ یاد دہانی کراتی ہوئی اٹھ گئیں--!

اور جب عمران ان کی روانگی کے بعد دروازہ بند کر کے واپس آیا تو فیاض کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "تم.... تم.... خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ تم کیا بلا ہو!"

"بس اب چپ چاپ چلے جاؤ یہاں سے.... ننھی منی لڑکیوں کو اس طرح گھورتے ہوئے شرم نہیں آتی.... خدا تمہاری بیوی کو بیوہ کر دے!"

"بیوی کی بیوگی سے مجھے سروکار نہیں!" فیاض نے خوش مزاجی کا مظاہرہ کیا!" تم مجھے یہ بتاؤ

کہ ڈکسٹرلنگ کی لڑکیوں سے تمہیں کیا سروکار!"

"یہ ڈکسٹرلنگ کیا بلا ہے--!" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"ایلیم کے سفیر کا فوجی اتاشی۔!"

"تم شاید چائے کے ساتھ بھنگ پی گئے ہو۔ ارے یہ تو مولوی تفضل حسین گورداسپوری کی لڑکیاں ہیں!"

"عمران اڑو نہیں.... میں بہت پریشان ہوں۔! اگر یہ کیس میرے ہاتھوں نہ نپٹ سکا تو میری ترقی رک جائے گی-- تم جانتے ہو کہ میرا اسسٹنٹ ڈائرکٹری کا چانس ہے!"

"کس کیس کی بات کر رہے ہو۔!"

"ایلیم کی شہزادی نگار سیا والا!--"

"یا اللہ! کس کریک آدمی سے سابقہ پڑا ہے۔!" عمران سر پیٹتا ہوا بولا۔

پھر آنکھیں نکال کر کہا!" کیا تم مجھے الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو!.... شہزادی نگار سیا.... فیاض میں تمہیں اٹھا کر نیچے پھینک دوں گا۔! میرا دماغ خراب نہ کرو!"

"میں اسے تسلیم کرنے پر تیار نہیں کہ تم اس کیس سے ناواقف ہو!.... ہرگز.... نہیں.... کبھی نہیں.... ورنہ مسٹر ڈکسٹرلنگ کی لڑکیاں...."

"اب یہاں کچھ باقی نہیں بچے گا!" عمران اپنے سر کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا!" فیاض قبل اس کے کہ یہ خالی ہو جائے تم یہاں سے چلے جاؤ.... ورنہ تمہارے کفن دفن کی ذمہ داری شاید انجمن دوگان نہ لے سکے!"

"تم سنجیدگی نہیں اختیار کرو گے!" دفعتاً فیاض نے غصیلی آواز میں کہا۔

"نہیں-- تم چلتے پھرتے نظر آؤ....!"

"تمہارا بیڑہ غرق کر دوں گا--!" فیاض آنکھیں نکال کر گردن جھٹکتا ہوا بولا۔

"تم نگار سیاہی کے چکر میں ہو!.... اس معاملے میں کسی غیر سرکاری آدمی کی مداخلت اس کی موت کا پیغام ہو گی.... میں یہ بھی جانتا ہوں کہ سر سلطان ہی کی زبانی تمہیں اس کا علم ہوا ہو گا.... لیکن وہ غیر سرکاری آدمی سے اس سلسلے میں کوئی کام نہیں لے سکتے....!"

"میں آج کل ان کی سسرال والوں کی تصویریں بنا رہا ہوں...." عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"تم ڈکسٹرلنگ کے خاندان میں بھی اپنی ٹونی ٹام ہلز والی حیثیت برقرار نہ رکھ سکو گے!"

عمران چند لمحے اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "تم جیسے سرکاری آدمی میری جیبوں میں

پڑے رہتے ہیں! جاؤ میری طرف سے کھلی ہوئی اجازت ہے۔ تم ڈکسٹرلنگ کے یہاں مجھے قدم نہ جمانے دینا اور تم مسز ہڈسن کے خیالات بھی میری طرف سے خراب کر سکتے ہو!"

"تو تم مجھے چیلنج کر رہے ہو--!"

"تمہیں نہیں بلکہ تمہارے محکمے کو.... محکمے کے بہترین دماغوں کو.... تم تو ایک یتیم بچے ہو--!"

فیاض کے نتھنے پھولنے لگے! آنکھیں سرخ ہو گئیں! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے موقعہ ملتے ہی عمران کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گا۔!

لیکن اس نے زبان سے کچھ نہ کہا! چپ چاپ اٹھا اور انتہائی غیظ کے عالم میں باہر نکل گیا--! عمران نے بھی باہر نکلنے میں دیر نہیں لگائی.... وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ فیاض کیا کرتا ہے!.... لیکن خلاف توقع وہ سیدھا باہر نکلا چلا گیا--! عمران سمجھا تھا کہ وہ مسز ہڈسن سے ضرور ملے گا--! مگر اس نے اس کے دفتر کی طرف توجہ تک نہ دی۔

باہر نکل کر فیاض اپنی کار میں بیٹھا اور کار روانہ ہو گئی! عمران چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر سڑک پار کر کے ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ میں آیا.... کسی کے نمبر ڈائیل کئے اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ "ہیلو--- بلیک زیرو.... ایکس ٹو اسپیکنگ!"

"یس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی....

"محکمہ سراغرسانی کے کیپٹن فیاض پر گہری نظر رکھو!"

"بہت بہتر جناب!"

"وہ بلجیم کے سفیر کے فوجی اتاشی یا اس کے خاندان والوں سے رابطہ قائم کرنے نہ پائے۔"

"بہت بہتر جناب....!"

"بس بہت احتیاط کی ضرورت ہے!"

"آپ مطمئن رہیں جناب!"

عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

بلیک زیرو....! اس کی نئی دریافت تھی! اس سے پہلے اس کا اسی قسم کا ایک ماتحت شکرال[1] میں کام آ چکا تھا!

عمران دراصل ایک ایسے ماتحت کی موجودگی بے حد ضروری سمجھتا تھا جس کی شخصیت کا علم اس کے بقیہ ماتحتوں کو نہ ہو! دوسرے ماتحت ایک دوسرے سے واقف تھے۔ لیکن بلیک زیرو کے متعلق انہیں کچھ علم نہ تھا! وہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے علاوہ ایکس ٹو کا کوئی اور ماتحت بھی ہے!

---

[1] "درندوں کی بستی"

عمران اپنے کمرے میں واپس آگیا! وہ خیالات میں ڈوبا ہوا تھا.... عمران نے سوچا وہ اسے دخل ضرور دے گا--!.... بحیثیت ایکس ٹو نہیں بلکہ عمران کی حیثیت سے۔ فیاض کی دخل اندازی کھیل بگاڑ بھی سکتی تھی!.... وہ اگر عمران سے الجھے بغیر اس معاملے کی تفتیش کرتا رہتا تو شاید اسے اس کی پرواہ بھی نہ ہوتی۔ مگر اب جبکہ ڈکسٹرلنگ خاندان میں اس کے پیر جم چکے تھے۔ فیاض کی مداخلت اسے ناکامی کا منہ بھی دکھا سکتی تھی!.... وہ سوچ رہا تھا کہ آج شام کو وہ لازمی طور پر ڈکسٹرلنگ کی کوٹھی میں پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ لڑکیوں نے اس کی موجودگی ہی میں عمران کو شام کی چائے کے لئے مدعو کیا تھا!

یہ حقیقت تھی کہ فیاض نے عمران کی موجودگی میں وہاں پہنچ کر اسے ذلیل کیا ہوتا مگر وہ بے چارہ اس افتاد کو کیا کرتا جس نے اسے کہیں کا نہ رکھا!---- شام کے پانچ بجے تھے! عمران ڈکسٹرلنگ کی کوٹھی میں پہنچ چکا تھا!.... فیاض کی کار بھی کمپاؤنڈ کے پھاٹک پر رکی۔! پھاٹک بند تھا ورنہ وہ کار اندر ہی لیتا چلا گیا ہوتا!.... پھاٹک کی ذیلی کھڑکی سے گزرنے کی کوشش کی۔! لیکن ٹھیک اسی وقت کوئی چیز اس کی پشت سے ٹکرائی! وہ اچھل پڑا.... ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ بھی نکلی کیونکہ اچھلتے وقت اس کا سر کھڑکی کے اوپری حصے سے ٹکرا لیا تھا اور پشت سے ٹکرانے والی چیز پر نظر پڑتے ہی وہ سر کی چوٹ بھی بھول گیا۔ قبل اس کے کہ وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتا دو تین مزید گندے انڈے اس کے جسم پر ٹوٹ گئے.... ایک تو گال ہی پر پڑا تھا اس نے کالر اور ٹائی کی مٹی پلید کر دی!

فیاض بری طرح بوکھلا گیا! لباس بری طرح برباد ہو چکا تھا! اس کی نظر راہگیروں پر پڑی جو چلتے چلتے رک کر اسے حیرت سے دیکھنے لگے تھے! ایک ہی جست میں وہ اپنی کار کے اندر تھا اور کار واپسی کے لئے مڑ رہی تھی۔

اس حلیے میں وہ نہ تو کوٹھی ہی میں جا سکتا تھا اور نہ وہیں رک کر یہ معلوم کر سکتا تھا کہ وہ حرکت کس کی ہے---ویسے یہ اور بات ہے کہ ٹوٹے ہوئے گندے انڈوں پر نظر پڑتے ہی اسے عمران پر دانت پیسنا پڑا ہو۔ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اس کی جرأت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا!

(۴)

عمران نے چائے کی پیالی رکھ دی اور مسز ڈکسٹرلنگ سے بولا! "ممی میں آپ کی اتنی شاندار

پورٹریٹ تیار کروں گا کہ آپ دیکھ کر دنگ رہ جائیں گی!"

"اور ہماری تصویریں!" ایما نے پوچھا۔

"آہاں.... آپ لوگوں کی بھی مگر ممی کی تصویر اچھی بنے گی!" عمران نے کہا!

"کیوں؟" باربرا نے پوچھا!

"مجھے ممی سے زیادہ محبت لگتی ہے....!" عمران بولا اور سچ مچ مسز ڈکسٹرلنگ کے چہرے پر ممتا کا نور پھیل گیا۔

لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائیں!....

عمران کرنل ڈکسٹرلنگ کے متعلق سوچ رہا تھا! اس سے نہ پچھلی رات کو ملاقات ہوئی تھی اور نہ اس وقت۔

"میں پاپا کی تصویر بھی بناؤں گا----!" عمران سر ہلا کر بولا۔! "وہ کہاں ہیں!"

"وہ آج کل ایک ضروری کام میں الجھے ہوئے ہیں۔" مسز ڈکسٹرلنگ نے کہا۔

"اچھا.... اچھا.... جب بھی انہیں فرصت ہوگی ان کی تصویر ضرور بناؤں گا! مگر وہ غصہ ور آدمی تو نہیں ہیں! مجھے غصہ ور آدمیوں سے ڈر لگتا ہے۔!"

"نہیں.... پاپا بہت ہنس مکھ آدمی ہیں---!" باربرا بولی۔!

"تب تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں بھی انہیں پاپا کہہ سکوں گا!"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور مسز ڈکسٹرلنگ چائے کی میز سے اٹھ گئی۔!

"ہیلو.... ہیلو....!" وہ ماؤتھ پیس میں کہتی رہی! "آپ کون ہیں اوہ.... شائد لائن خراب ہے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جی.... کچھ سمجھ میں نہیں آیا!"

اس نے ریسیور رکھ دیا اور پھر شاید انکوائری کے نمبر ڈائیل کئے اور وہاں لائن کی خرابی کی شکایت کرنے کے بعد پھر میز پر واپس آگئی۔!

باربرا اور ایما.... چائے ختم کرکے الگ جا بیٹھی تھیں! باربرا کے ہاتھ میں عمران کا فائیل تھا اور وہ دونوں اس میں تصویریں دیکھ رہی تھیں! دفعتاً باربرا کے منہ سے ایک تحیر زدہ سی آواز نکلی۔ ایما فائیل پر جھکی ہوئی تھی۔ اسے بھی مسز ڈکسٹرلنگ نے چونکتے دیکھا!.... عمران سر جھکائے بیٹھا میز پر انگلی سے کچھ لکھ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ بھول گیا ہو کہ کمرے میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے!

"ممی....!" باربرا نے آواز دی اور مسز ڈکسٹرلنگ بھی اٹھ کر ان کے پاس پہنچ گئی۔!

"میرے خدا....!" اس نے بے ساختہ کہا! اور عمران چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا!

"مسٹر نام الز....!" مسز ڈکسٹرلنگ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔ لیکن آگے کچھ نہ کہہ سکی! فائل اس وقت اس کے ہاتھ میں تھا! اس کے چہرے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ جلد از جلد کوئی فیصلہ کرنا چاہتی ہو!

"ہاں ممی!" عمران نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں کہا۔

"کک.... کچھ نہیں....! تم واقعی بہت اچھے آرٹسٹ ہو!"

"شکریہ ممی۔!"

ماں بیٹیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا! ماں نے باربرا کو اشارہ کیا اور وہ وہاں سے اٹھ گئی.... اور پھر وہ بھی ایما کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کرتی ہوئی چلی گئی۔! عمران کا فائیل وہ اپنے ساتھ ہی لے گئی تھی!....

عمران نے ایما کی طرف دیکھ کر پوچھا! "تم پڑھتی ہو!"

"میں ثانوی تعلیم کا کورس مکمل کر رہی ہوں... اگلے سال یونیورسٹی میں داخلہ لوں گی...!"

"تمہیں مصوری سے دلچسپی ہے!"

"بہت زیادہ-- مگر آپ نے یہ فن کہاں سیکھا تھا!"

"شاید پیرس میں--!"

"لیکن.... آپ اپنے وطن کا نام نہیں بتا سکتے!"

"ہر وہ جگہ میرا وطن ہے جہاں میں رہتا ہوں.... تمہارے پاپا اور ممی میرے پاپا اور ممی ہیں!.... میرے کوئی پاپا نہیں ہیں!.... میرے پاپا ہوتے تو میں ان سے کہتا کہ مجھے ایک ٹرائیکل لادو!"

"آپ اتنے بڑے ہیں!" ایما ہنس کر بولی! "ٹرائیکل پر بیٹھیں گے!"

"اوہ....!" عمران کے چہرے پر شرمندگی کے آثار نظر آئے....! "میں بھول گیا تھا!"

پھر اس کی آواز دردناک ہو گئی.... "بات دراصل یہ ہے کہ بعض اوقات میں خود کو ایک ایسا بچہ تصور کرنے لگتا ہوں اور....!"

جملہ پورا ہونے سے قبل ہی.... باربرا اور اس کی ماں واپس آگئیں! لیکن اب مسز ڈکسٹرلنگ کے ہاتھ میں عمران کا فائیل نہیں تھا!۔ باربرا بھی خالی ہاتھ تھی۔

پھر وہ تقریباً آدھے گھنٹے تک عمران کو ادھر ادھر کی باتوں میں الجھائے رہیں اور اس دوران میں عمران بالکل کھویا ہوا سا نظر آتا رہا۔ اس نے ایک بار بھی ان سے اپنے فائیل کے متعلق کچھ نہیں پوچھا!

دفعتاً دروازے کا پردہ ہٹا اور ایک طویل قامت آدمی کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی مونچھیں گھنی اور اوپر چڑھی ہوئی تھیں چہرہ خاصا پر رعب تھا۔

وہ سب کھڑے ہوئے..... اور عمران کچھ خوفزدہ سا نظر آنے لگا! ایما نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس پڑی!۔

"ارے یہ تو پاپا ہیں مسٹر نام بلر۔!" اس نے کہا۔

"اوہو..... میرے آداب قبول کیجئے-- جناب!"

عمران قدرے جھک کر بولا۔!

آنے والے نے اس پر تنقیدی نظر ڈالی اور اپنے خاندان والوں کی طرف دیکھ کر بولا۔ "وہ کہاں ہے؟"

پھر اس نے عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "تشریف رکھیئے جناب مجھے آپ کے متعلق ان لوگوں سے معلوم ہوا تھا۔!----" عمران ایک بار پھر احتراماً جھکا اور بیٹھ گیا! مسز ڈکسٹر لنگ کمرے سے جا چکی تھی۔

"یہ بہت اچھی تصویریں بناتے ہیں! پاپا!"..... باربرا بولی۔

"اچھا۔!"

"ابھی ہم ان کا فائیل دیکھ رہے تھے! آپ دیکھ کر خوش ہو جائیں گے!"

"اتنے میں مسز ڈکسٹر لنگ فائیل لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔ کرنل ڈکسٹر لنگ کے چہرے پر اضطراب کے آثار تھے...!"

"دیکھیے یہ..... یہ فائیل ہے!" باربرا فائیل اپنی ماں کے ہاتھ سے لے کر ڈکسٹر لنگ کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی!

ڈکسٹر لنگ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے فائیل سنبھالا! جسم کی بناوٹ کے اعتبار سے وہ اعصابی اختلال کا مریض معلوم نہیں ہوتا تھا۔ پھر بھی وہ کچھ نروس سا نظر آنے لگا تھا۔

وہ فائیل کے اوراق الٹتا رہا۔ پھر اس کی بیوی نے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا اور ڈکسٹر لنگ کے منہ سے تحیر زدہ سی آواز نکلی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں!

اس نے عمران کی طرف حیرت سے دیکھا۔ جو اس وقت بھی میز پر انگلی سے کچھ لکھ رہا تھا!

"مسٹر..... ار..... میں آپ کا نام بھولتا ہوں.....!" ڈکسٹر لنگ نے تھوک نگل کر کہا۔

"ٹونی.....!" عمران بولا! "مجھے ٹونی ہی کہیے پاپا..... تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔!"

"اوہ..... اچھا..... دیکھیے..... یہ تصویر آپ کو کہاں سے ملی اور یہ کس کی ہے.....!" اس

نے فائل سے ایک کیمرہ فوٹو نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ..... یہ سی ٹونیا شیمانو ہیں..... اطالیہ کی باشندہ!..... کیا آپ انہیں جانتے ہیں! انہوں نے مجھ سے اپنی ایک پورٹریٹ بنوائی تھی..... لیکن ابھی تک واپس نہیں آئیں!..... پورٹریٹ تیار کی رکھی ہے!"

"یہ کتنے عرصے کی بات ہے جناب.....!" ڈکسٹر لنگ نے پوچھا!

"شاید ڈیڑھ ماہ گزرے۔!" عمران نے یاد داشت پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ آپ کی قیام گاہ پر آئی تھیں.....!"

"نہیں..... یہ گرانڈ ہوٹل میں ملی تھیں..... شاید بہت زیادہ پی گئی تھیں! انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں ان کے گھر تک پہنچادوں.....!"

"پھر..... آپ نے کیا کیا.....!" ڈکسٹر لنگ بہت زیادہ مضطرب نظر آنے لگا!

"میں نے انہیں ان کے گھر پہنچادیا اور انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ میں ایک مصور ہوں تو انہوں نے مجھے اپنی تصویر دی اور کہا کہ میں ان کی پورٹریٹ تیار کردوں۔!"

"گھر آپ کو معلوم ہے۔!"

"جی ہاں۔ مگر وہ اس کے بعد سے مجھے وہاں نہیں ملیں..... اکثر ان کی پورٹریٹ لے کر میں وہاں جاتا رہا ہوں۔! مکان پر اب بھی ان کے نام کا بورڈ موجود ہے! لیکن وہ مقفل رہتا ہے.....!"

"آپ کو یقین ہے کہ مکان ہمیشہ مقفل رہتا ہے.....!"

"یہ میں نہیں کہہ سکتا! ویسے میں جب بھی وہاں گیا ہوں اسے مقفل ہی پایا ہے!۔"

"مکان کا پتہ بتایئے..... میں بے حد مشکور ہوں گا!"

"افسوس میں پتہ نہیں بتا سکوں گا! مجھے گلیوں اور سڑکوں کے نام نہیں یاد رہتے ویسے میں آپ کو وہ مکان دکھا سکتا ہوں۔!"

"مسٹر ٹونی..... اگر آپ اندھیرا پھیلنے تک یہیں ٹھہریں تو میں بے حد ممنون ہوں گا!"

"میں ٹھہر جاؤں گا پاپا۔!"

"بات یہ ہے کہ میں ایسے وقت میں اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں جب مجھے کوئی نہ دیکھ سکے!"

"اوہ..... اچھا میں سمجھ گیا!"

"کیا سمجھ گئے!" مسز ڈکسٹر لنگ نے پوچھا!

"یہی کہ پاپا کچھ آدمیوں کو دھوکے میں رکھ کر وہاں جانا چاہتے ہیں!"

"ہاں یہی سمجھ لو۔!" ڈکسٹر لنگ نے مضطربانہ انداز میں کہا!

(۵)

فیاض بہر حال پریشان گھر پہنچا.... کپڑے اتارے اور غسلخانے میں جا گھسا! اس کا سارا جسم غصے سے تپ رہا تھا اور دماغ کی ذہنی کیفیت جو پاگل پن سے مختلف نہیں ہوتی! ٹھنڈے پانی کے شاور نے بھی اس کا غصہ دھیما کرنے میں مدد نہیں دی!.... غسل خانے سے نکل کر اس نے فون پر ڈکسٹر لنگ خاندان سے رابطہ قائم کرنا چاہا! لیکن لائین ٹھیک نہیں تھی۔! کوئی عورت دوسری طرف بولی تھی! لیکن اس نے کیا کہا تھا فیاض سمجھ نہیں سکا! اس کا دل چاہ رہا تھا کہ عمران کی ہڈیاں چبا ڈالے....!

اس نے جلدی جلدی لباس تبدیل کیا اور پھر جانے کے لئے تیار ہو گیا غنیمت تھا کہ اس کی بیوی اس وقت گھر پر موجود نہیں تھی ورنہ اس بری طرح اس کا مذاق اڑاتی کہ فیاض کو سر ہی پیٹ لینا پڑتا!۔

کچھ دیر بعد اس کی کار عمران کے والد رحمان صاحب کی کوٹھی کی طرف جا رہی تھی۔!

کوٹھی پہنچ کر اسے ڈرائینگ روم میں تقریبا آدھے گھنٹے تک رحمان صاحب کا انتظار کرنا پڑا.... وہ سی- آئی- پی کے ڈائرکٹر جنرل تھے اور فیاض ان کا ایک ادنیٰ ترین ماتحت! لہٰذا اسے مویشی خانے کے منشی کی طرح ان کا انتظار کرنا پڑا!

پھر جب وہ ڈرائینگ روم میں آئے تو فیاض کی پہلے سے تیار کی ہوئی تقریر ذہنی بوکھلاہٹوں کا شکار ہو گئی! رحمان صاحب کے چہرے سے بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس وقت فیاض کی آمد انہیں گراں گزری ہو!

"جج.... جناب میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو حالات سے.... آگاہ کر دوں--!" فیاض ہکلایا!

"کیسے حالات.... بیٹھو!...." رحمان صاحب نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا!

"عمران کے متعلق----!"

"اس کے متعلق میں کچھ نہیں سننا چاہتا!" رحمان صاحب ہاتھ اٹھا کر بولے!

"انہیں کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے.... وہ نگار سیا والے کیس میں مداخلت کر رہے ہیں!"

"میں اس کے متعلق بڑی سے بڑی خبریں سننے کے لئے بھی ہر وقت تیار رہتا ہوں!"

"اب.... وہ۔!"

"کچھ بھی نہیں!" رحمان صاحب نے فیاض کی بات کاٹ کر کہا۔ "اسے اس راہ پر لگانے والے بھی تم ہی ہو۔!"

"میں!" فیاض نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں تم!" رحمان صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا! "کیا تم اسے اپنے ساتھ نہیں لئے پھرتے تھے.... ورنہ ایک سائنس کے گریجویٹ کو جرائم سے کیا سروکار۔!"

فیاض خاموش ہو گیا اور رحمان صاحب بولے! "اگر وہ نگار سیا کے کیس میں الجھ رہا ہے تو تم اسے قانون کے حوالے کر دو۔! اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا!"

پھر وہ اٹھ گئے!.... فیاض بھی اٹھا.... لیکن واپسی پر وہ کافی خوش نظر آ رہا تھا۔! اب.... وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دینے کے بعد ہی اس سے بات کرے گا۔

پہلے تو اس کا ارادہ تھا کہ سیدھے گھر ہی جائے گا لیکن پھر سوچا کہ بیکن اسٹریٹ ہی جانا چاہئے! اسے شام کے گندے انڈے یاد تھے۔ اور وہ جلد از جلد عمران سے انتقام لینا چاہتا تھا۔! لیکن اسے مایوسی ہوئی کیونکہ عمران کا کمرہ مقفل تھا.... اور مسز ہڈسن سے بھی ملاقات نہیں ہوئی! اس نے سوچا کہ اس سے غلطی ہوئی۔ اسے پھر ڈکسٹر لنگ سے ملنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی۔ مگر پھر گندے انڈوں کا خیال آتے ہی وہ دوبارہ کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا....!

ایلر ہاؤز سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ تھا۔ فیاض اسی پر چڑھ دوڑا.... ایک بار پھر ڈکسٹر لنگ کے نمبر ڈائیل کئے.... لیکن اس کی لائن ابھی تک خراب تھی!.... وہ عمران کی حیرت انگیز صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھا! لہٰذا اس نے لائین کی خرابی بھی اس کے سر تھوپ دی!

پھر ہر طرف سے مایوس ہو کر وہ گھر کی طرف روانہ ہو گیا! اب وہ اس بات کو اتنا طول بھی نہیں دینا چاہتا تھا کہ براہ راست بلجیم کے سفارت خانے میں جا گھستا!

(٦)

عمران اور ڈکسٹر لنگ کار سے اترے! یہ ایک نیم تاریک جگہ تھی! تھا تو سڑک ہی کا معاملہ مگر شاید یہاں کی لائین خراب تھی!.... بجلی کے ستون تاریک پڑے تھے! البتہ مکانوں کی کھڑکیوں

سے گزر کر آنے والی روشنی نے سڑک کو بالکل ہی تاریک نہیں ہونے دیا تھا۔!

"دیکھیے یہی عمارت ہے پاپا!" عمران نے ایک عمارت کی طرف اشارہ کیا۔!

یہ ایک بڑی عمارت تھی! جس کی کمپاؤنڈ کا پھاٹک بند تھا!.... عمارت باہر سے تاریک نظر آرہی تھی!.... نہ کمپاؤنڈ میں روشنی تھی اور نہ ہی کوئی کھڑکی روشن نظر آرہی تھی!

"تمہیں یقین ہے کہ تم غلطی نہیں کررہے!...." ڈکسٹر لنگ نے پوچھا!

"مجھے سو فیصدی یقین ہے کہ میں غلطی نہیں کررہا!...." عمران نے جواب دیا! ڈکسٹر لنگ نے پھاٹک کا قفل ٹٹولا.... اور پھر سلاخوں پر ہاتھ پھیرنے لگا!

"ہمیں سلاخوں پر چڑھ کر دوسری طرف جانا پڑے گا!" اس نے کہا!

"کیا تم میرا ساتھ دو گے!"

"یقیناً-- کیا میں پہلے چڑھوں!" عمران بولا۔

"نہیں پہلے میں جاؤں گا!" ڈکسٹر لنگ نے کہا اور پھاٹک پر چڑھ کر دوسری طرف کمپاؤنڈ میں اتر گیا! اس کے بعد عمران نے بھی یہی کیا! پھر وہ ایک روش طے کرکے برآمدے میں آئے! یہاں گہری تاریکی تھی!

یہاں بھی صدر دروازہ مقفل تھا.... ڈکسٹر لنگ نے کہا۔ "تم پھاٹک پر نظر رکھنا! میں قفل کھولنے جارہا ہوں۔!"

"میری نظر پھاٹک پر ہے پاپا.... لیکن اگر کسی نے چور سمجھ کر گولی ماردی تو مجھے بے حد افسوس ہوگا! آپ خود سوچیے!...."

"تم ڈرو نہیں...." ڈکسٹر لنگ نے کہا! لیکن اس کی آواز کانپ رہی تھی!....

تقریباً پندرہ منٹ تک کسی اوزار سے قفل کھولنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔

"نہیں کھلتا...." اس نے تھک ہار کر کہا!....

"اچھا اب یہاں آجائیے میری جگہ پر!" عمران بولا۔

"کیا تم کھول سکو گے!"

"مشکل سے آدھا منٹ صرف ہوگا....!"

"تو آؤ----!" ڈکسٹر لنگ بولا۔

یہ حقیقت ہے کہ عمران نے آدھے منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیا۔

"چلو چلو!" ڈکسٹر لنگ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔! "تم بہت ہوشیار آدمی معلوم ہوتے ہو!"....

راہداری میں پہنچ کر ڈکسٹر لنگ نے ایک چھوٹی سی ٹارچ روشن کرلی اور وہ دونوں اسی کی روشنی میں آگے بڑھتے رہے.... انہیں زیادہ تر کمرے خالی نظر آئے.... پوری عمارت میں صرف دو ایسے کمرے مل سکے جن میں کچھ سامان دکھائی دیا تھا.... ان میں سے ایک تو سونے کا کمرہ معلوم ہوتا تھا اور دوسرا نشست کا!

ڈکسٹر لنگ سب سے پہلے خواب گاہ کی طرف متوجہ ہوا اور ذرا ہی سی دیر میں وہاں کا سارا سامان الٹ پلٹ کرڈالا۔!

یہ کسی عورت ہی کی خواب گاہ معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ وہاں انہیں مردانہ ملبوسات نہیں ملے.... زنانہ کپڑے البتہ برآمد ہوئے اور وہ کسی یورپین ہی عورت کے ہوسکتے تھے!

پھر وہ نشست کے کمرے میں آئے! عمران نہ جانے کیوں مسکرا رہا تھا لیکن جب بھی ڈکسٹر لنگ کی نظر اس کی طرف اٹھتی وہ اس طرح سنجیدہ نظر آنے لگتا جیسے اس کے ہونٹوں نے برسوں سے مسکراہٹ کی شکل تک نہ دیکھی ہو۔!

نشست کے کمرے میں دو الماریاں بھی تھیں اور ایک لکھنے کی میز بھی نظر آرہی تھی!

یہاں ڈکسٹر لنگ کا انہماک پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا!.... وہ میز پر رکھے ہوئے کاغذات پر ٹوٹ پڑا.... کچھ دیر تک میز پر جھکا رہا۔ پھر الماریوں کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ عمران کے حلق سے ایک خوف زدہ سی آواز نکلی.... ڈکسٹر لنگ اچھل پڑا.... دروازے میں چار آدمی نظر آرہے تھے....! جن کے چہروں پر سیاہ نقابیں تھیں اور ہاتھوں میں ریوالور.... اور یہ کہنا فضول ہی ہوگا کہ ریوالوروں کے رخ انہیں دونوں کے طرف تھے۔! ڈکسٹر لنک نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھادو!" ایک نقاب پوش نے گرج کر کہا۔

ڈکسٹر لنک کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے! لیکن عمران پہلے ہی کی طرح کھڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انہیں گھورتا رہا!

"کیا تم نے سنا نہیں!" نقاب پوش نے عمران سے کہا۔

"سن لیا ہے!" عمران بڑی سنجیدگی سے سر ہلا کر بولا۔!

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھادو!"

عمران نے اپنا ایک ہاتھ اوپر اٹھادیا۔

"دونوں!" نقاب پوش پھر گرجا۔

"پھر میں اپنی ناک کیسے صاف کروں گا!" عمران نے بھولے پن سے کہا۔ "مجھے زکام ہوگیا ہے!"

"میں گولی مار دوں گا! ورنہ دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ!"

"میں تو نہیں اٹھاؤں گا۔ تم گولی مار دو...." عمران نے کسی ضدی بچے کے سے انداز میں کہا!

"ہاتھ اٹھا دو...." ڈکسٹر لنک نے کہا۔!

"اچھی بات ہے پاپا۔!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "آپ کے حکم کی تعمیل ضرور کروں گا۔ ورنہ چار کیا چار سو ریوالور بھی میرے ہاتھ اوپر نہیں لے جا سکتے۔!"

عمران نے ہاتھ اٹھا دیئے!

"تم لوگ کون ہو!...." نقاب پوش نے دو چار قدم آگے بڑھا کر کہا!

"مم.... میں!" عمران ہکلایا! "ٹونی ٹام ہلز.... ایک کمرشل آرٹسٹ.... اور یہ پاپا....!"

"دو ہشت۔! تم خاموش رہو!" ڈکسٹر لنک بڑبڑایا! پھر نقاب پوشوں سے بولا۔ "تم لوگ اپنے متعلق بتاؤ تو بہتر ہے! کیونکہ تم نے اپنے چہرے بھی چھپا رکھے ہیں۔!"

"کیا تم وصیت کے بغیر ہی مرنا چاہتے ہو!" نقاب پوش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مار ڈالنے کی دھمکیاں میرے لئے کوئی وقعت نہیں رکھتیں!"

ڈکسٹر لنک لاپرواہی سے بولا۔! "ویسے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مجھے نگارسیا کا پتہ بتا دو!"

"اوہ.... تم لوگ....!" نقاب پوش نے ایک طویل سانس لی اور خاموش ہو گیا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ سوچ رہا ہو کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے!

دفعتاً اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کچھ کہا.... اور پھر وہ چاروں اتنی سرعت سے باہر نکل گئے کہ ڈکسٹر لنک کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب اس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی اور قفل میں کنجی گھومنے کی آواز نے تو اسے پاگل ہی کر دیا۔ وہ دروازے کی طرف جھپٹا اور اسے دونوں ہاتھوں سے پیٹنے لگا----! مگر بے سود! دروازہ تو باہر سے مقفل کیا جا چکا تھا۔!

"ہائے پاپا---اب کیا ہو گا!" عمران کراہا۔

مگر پاپا بے چارہ کیا جواب دیتا! وہ خود ہی سوچ رہا تھا کہ اب کیا ہو گا۔

"یہ آپ نے کہاں لا کر پھنسا دیا۔" عمران نے پھر کہا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ رو پڑے گا۔

"صبر کرو! لڑکے.... صبر....!" ڈکسٹر لنک مضطربانہ انداز میں بولا۔

"کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی۔"

"کتنی دیر میں نکل آئے گی....!"

"خاموش بھی رہو--!" ڈکسٹر لنک جھنجھلا گیا۔!

"ارے واہ!" عمران ہاتھ نچا کر بولا۔! "پہلے چوروں کی طرح یہاں گھسے پھر اس طرح چوہے دان میں پھنس گئے۔"

"لڑکے۔ خدا کے لئے خاموش رہو! مجھے سوچنے دو!"

"سوچو---!" عمران برا سا منہ بنا کر بولا۔!

دس منٹ گزر گئے لیکن ڈکسٹر لنک سوچتا ہی رہا۔!

"اوں ہوں!" عمران سر ہلا کر بولا! "تم نہیں سوچ سکتے پاپا۔!"

"اب مجھے سوچنے دو۔"

"میں نے کب منع کیا ہے!" ڈکسٹر لنک پھر جھلا گیا۔!

"تو میں کچھ سمجھے بوجھے بغیر کیسے سوچوں گا۔ یہ چمارسیا کون ہے۔ جس کے متعلق تم نے ان لوگوں سے پوچھا تھا!"

"نگارسیا!" ڈکسٹر لنک نے تصحیح کی! "وہی لڑکی جس کی تصویر تمہارے فائیل میں تھی! اس نے تمہیں اپنا نام غلط بتایا تھا!"

"ہائیں۔ نہیں۔!" عمران نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں لڑکے اس نے تمہیں اپنا نام غلط بتایا تھا۔!"

"کیا وہ کوئی چور لڑکی ہے!"

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔!"

"پھر تم اس طرح یہاں کیوں آئے تھے! کیا وہ تمہاری محبوبہ ہے پاپا۔!"

"فضول باتیں نہ کرو! وہ بلجیم کی شہزادی ہے!"

"ارے باپ رے----!" عمران دونوں ہاتھوں سے سینہ تھام کر فرش پر بیٹھ گیا۔!

"کیوں.... کیا ہوا....!"

"شہزادی تھی.... میرے خدا.... میں نے اسے گاڑی سے گود میں لے کر اتارا تھا!" عمران اس بری طرح کانپنے لگا جیسے جاڑا دے کر بخار آگیا ہو!

ڈکسٹر لنک ہنسنے لگا!.... پھر عمران کا شانہ تھپتھپا کر اسے فرش سے اٹھاتا ہوا بولا۔! "شہزادی تھی شیرنی نہیں۔ تم اتنے بدحواس کیوں ہو رہے ہو۔"

"اب مجھے یاد آیا.... نگارسیا!" عمران اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا۔ "وہ یہاں سرکاری دورے پر آئی تھی! ایک بیک گورنمنٹ ہاؤز سے غائب ہو گئی! شاید میں نے کسی اخبار میں پڑھا تھا---! مگر اخبار میں یہ بھی تو تھا کہ شہزادی لوگوں کو متحیر کر دینے کی بے حد شائق ہے

ممکن ہے اس نے اسی لئے روپوشی اختیار کر لی ہو اور کچھ دنوں بعد پھر ظاہر ہو جائے....!"

'ہاں! اخبارات میں بھی خبر آئی تھی، لیکن۔!"

"لیکن کیا--!"

"حقیقت کا علم میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے!"

"حقیقت کیا ہے۔ پاپا.... ڈیئر--!"

"وہ تمہیں نہیں بتائی جا سکتی! کسی کو بھی نہیں بتائی جا سکتی!"

"پھر--! میں کیسے کچھ سوچ سکوں گا! پتہ نہیں وہ لوگ واپس آکر کس طرح پیش آئیں!" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا اور ڈکسٹر لنک۔ کچھ سوچنے لگا۔!

"بولو.... پاپا.... مجھے بتاؤ ممکن ہے میں اسے تلاش کرنے میں مدد دے سکوں! ورنہ تم اس اجنبی ملک میں تنہا کیا کر سکو گے۔"

"تم ہی کیا کر سکو گے نیم دیوانے لڑکے۔!"

"کچھ بھی نہیں!" عمران سر ہلا کر بولا! "میں تو اس لئے پیدا ہوا تھا کہ تمہارے ساتھ مار ڈالا جاؤں--! تم کیا سمجھتے ہو پاپا--! کیا وہ لوگ ہماری دعوت کا انتظام کرنے گئے ہیں!"

ڈکسٹر لنک پھر کچھ سوچنے لگا! اس کی آنکھوں میں الجھن کے آثار تھے!

"آؤ۔" اس نے تھوڑی دیر بعد کہا! "ہو سکتا ہے وہ لوگ مجھے زندہ نہ چھوڑیں اور تم کسی طرح بچ سکو۔ اس لئے میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔! تم براہِ کرم میرے ملک کے سفیر کو ان حالات سے آگاہ کر دینا۔!"

"بالکل قطعی! تم مطمئن رہو پاپا! میں تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہوں۔"

"میں یہاں آنے سے قبل بادشاہ کے محافظ دستے کا کمانڈر تھا اور شاہی محل کے بیشتر رازوں کا علم رکھتا تھا.... میرے ایک ماتحت آفیسر کیپٹن راگوین کی نگاریسا سے محبت میرے لئے پوشیدہ نہیں تھی! خود نگاریسا بھی اس پر جان دیتی تھی! میں نے راگوین کو بہت سمجھایا کہ وہ اس خبط سے باز آجائے۔ لیکن اس نے بڑی قسمیں کھائیں کہ وہ سب کچھ غلط ہے اس کا شہزادی نگاریسا سے کوئی تعلق نہیں! میں خاموش ہو گیا۔ لیکن میری آنکھیں بہت کچھ دیکھتی رہیں اور شہزادی بھی اس کے لئے پاگل ہو رہی تھی! آخر شاہی خاندان کے کچھ افراد کو اس کا علم ہو گیا اور راگوین ملک بدر کر دیا گیا۔! شہزادی بہت روئی پیٹی مگر یہ شاہی خاندان کے وقار کا سوال تھا--اور میں تمہیں بتاؤں... جس دن شہزادی یہاں سرکاری دورے کے لئے پہنچی تھی۔ راگوین مجھے دکھائی دیا تھا!"

"یہاں؟" عمران نے حیرت سے دہرایا!

"ہاں۔ یہاں! لیکن میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنی بڑی بات ہو جائے گی میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ شہزادی شاہی خاندان کا وقار اس طرح خاک میں ملائے گی!"

"مگر پاپا---تم نے اپنے سفیر کو اس بات سے کیوں نہیں مطلع کیا!"

"بدنامی کے خیال سے! میں نہیں چاہتا کہ ہمارا شاہی خاندان ساری دنیا میں بدنام ہو جائے! اسی لئے اسے شہزادی کی افتادِ طبع کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش کی گئی ممکن ہے ہم اسے پانے میں کامیاب ہی ہو جائیں اور میں قسم کھا چکا ہوں کہ راگوین جہاں کہیں بھی نظر آیا اسے بے دریغ قتل کر دوں گا!"

"تو تم نے صحیح حالات سے کسی کو بھی آگاہ نہیں کیا!"

"نہیں--! تمہارے یہاں کا محکمہ سراغرسانی بڑی جدوجہد کر رہا ہے! لیکن اسے بھی صحیح حالات کا علم نہیں ہے اور لڑکے میں تم پر اعتماد کرتا ہوں! تم میرے ملک کے سفیر کے علاوہ اور کسی سے بھی اس کا تذکرہ نہ کرنا۔ وہ جو کچھ مناسب سمجھے گا کرے گا۔"

"بہت ممکن ہے کہ وہ یہاں سے چلے ہی گئے ہوں--!" عمران نے کہا!

"نہیں۔ یہ ناممکن ہے! وہ ایسے وقت میں اس شہر سے بھی نکلنے کی ہمت نہیں کریں گے جب کہ ان کے لئے اتنا ہنگامہ برپا ہو گیا ہے! سارے ملک کی خفیہ پولیس حرکت میں آگئی ہے! اور پھر راگوین کو اس طرح بھاگنے کی ضرورت ہی کیا ہے وہ میک اپ کا ماہر ہے! شہزادی کی صورت بدل دے گا اور اپنی بھی!.... جب ہنگامہ فرو ہو جائے گا تو دونوں چپ چاپ کسی طرف نکل جائیں گے!"

"شہزادی کی تصویر تو ہے میرے پاس!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔! "لیکن راگوین کی تصویر بھی کہیں سے مل سکے گی!"

"ہاں میرے پاس ایک گروپ فوٹو ہے جس میں وہ بھی موجود ہے!"

"اچھا تو پاپا اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!"

"کیا مطلب؟" ڈکسٹر لنک چونک کر اسے گھورنے لگا!

"ارر.... مطلب یہ کہ یہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ!"

"کیسے....! کیا کرو گے! ممکن ہے باہر زیادہ آدمی موجود ہوں!"

"پرواہ مت کرو!.... پاپا میں اپنے وقت کا ہرکولیس ہوں!.... اس دروازے ہی کو اکھاڑ کر پھینک دوں گا۔!"

"لڑکے....! بس اب خاموش رہو! مجھے کچھ سوچنے دو! میں چوہوں کی طرح مرنا پسند نہیں

کروں گا!"

" سوچو!.... میں اپنا کام شروع کرنے جارہا ہوں....!" عمران دیوار پر ہاتھ ٹیک کر پہلوانوں کی طرح زور کرنے لگا!.... پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دروازے کی طرف مڑا....

اور اس وقت ڈکسٹر لنک کی حیرت قابل دید تھی جب عمران کی ایک ہی ٹکر سے دروازہ چوکھٹ سمیت اچھل کر راہ داری میں جا پڑا-- عمران نے بھی راہ داری میں چھلانگ لگائی!

"پاپا.... ڈیئر!" اس نے راہداری سے ڈکسٹر لنک کو آواز دی! "سوچ چکے ہو تو آؤ!"

کرنل ڈکسٹر لنک لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا!....

"چلو.... چپ چاپ نکل چلو....!" ڈکسٹر لنک نے سرگوشی کی!

"نہیں.... میں تو یہاں کھڑا ہو کر ایک گیت گاؤں گا.... پاپا.... میں بیسویں صدی کا ہر کولیس ہوں....!"

"چلو....!" ڈکسٹر لنک اس کا بازو پکڑ کر صدر دروازے والی راہداری کی طرف کھینچنے لگا۔!

عمران نے اس کے خلاف جدوجہد نہیں کی....

صدر دروازہ بھی باہر سے بند تھا! لیکن وہ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آ گئے!....

"شاید.... وہ ہمارے متعلق کسی کو اطلاع دینے گئے ہیں!" ڈکسٹر لنک بولا۔!

"ہو سکتا ہے!.... کیا ہم ان کا انتظار کریں گے!" عمران نے پوچھا۔!

"تم طاقتور ضرور ہو.... مگر عقل سے خالی!".... ڈکسٹر لنک نے کہا! "چلو اب یہاں ٹھہرنا موت ہی کو دعوت دینا ہوگا!"

"اچھا تو چلو.... میں تو وہی کروں گا جو تم کہو گے....!"

وہ دونوں پھاٹک سے گزر کر سڑک پر آئے.... اور تھوڑی ہی دیر بعد ان کی کار چل پڑی....

ڈکسٹر لنک عمران کو اپنی کوٹھی ہی کی طرف لے جارہا تھا!

(۷)

تقریباً گیارہ بجے شب کو عمران اپنے فلیٹ میں پہنچا! اس نے بیکن اسٹریٹ کے اسٹلر ہاؤز والی قیام گاہ کا رخ نہیں کیا تھا!.... اسے فیاض کی طرف سے خدشہ تھا کہ اس نے وہاں کچھ نہ کچھ

گڑبڑ ضرور مچائی ہوگی!....

یہ عمران کی ایک کامیاب رات تھی.... اور وہ کافی مسرور نظر آرہا تھا! اس نے فون پر بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کئے!.... دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا....

"تم بہت اچھے رہے بلیک زیرو!.... تم نے جس خوبصورتی سے اس دروازہ کو سیٹ کیا تھا! اس کی داد نہیں دی جاسکتی! مجھے طاقت زیادہ نہیں لگانی پڑی تھی...."

"میں ڈر رہا تھا جناب کہ کوئی کچا پن نہ رہ گیا ہو!...." بلیک زیرو نے کہا!

"تم بہت اچھے رہے! مگر تمہارے ساتھ تین آدمی اور کون تھے!"

"صفدر سعید، چوہان اور تنویر....!" بلیک زیرو نے جواب دیا.... "وہ بے چارے مجھے ایکس ٹو سمجھتے رہے!.... بلکہ میں نے ایکس ٹو کی حیثیت سے انہیں فون کر کے اس کام کے لئے طلب کیا تھا!"

"بہت اچھے! ہاں.... فیاض کا کیا رہا۔!"

"فیاض!...." دوسری طرف سے آواز آئی!" جب وہ ڈکسٹر لنک کی کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا اس کے جسم پر کئی گندے انڈے ٹوٹ گئے.... اور پھر شاید وہ غسلخانے کے لئے واپس چلا گیا!.... اس کے بعد میں نے ڈکسٹر لنک کی کوٹھی اسٹلر ہاؤز اور بلجیم کے سفارت خانے کی ٹیلیفون لائنیں خراب کردیں۔!"

"گڈ....! میں تمہیں بہت پسند کرنے لگا ہوں بلیک زیرو!"

"مہربانی ہے آپ کی جناب!.... مگر کیا آپ مجھے اس راز میں شریک کر سکیں گے....!"

"ضرور.... ضرور....! میں تمہیں اس مہم کا انچارج بنا چکا ہوں....!"

"سنو!.... یہ سب کچھ میں نے اس لئے کیا تھا کہ نگارسیا کے متعلق ان حقائق سے واقف ہو سکوں جن کا علم ہماری حکومت کو نہیں ہو سکا!.... بلجیم کے سفارت خانے ہی سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ کرنل ڈکسٹر لنک اس کی گمشدگی کے سلسلے میں کوئی خاص بات جانتا ہے!.... لہٰذا مجھے اس کی زبان کھلوانے کے لئے اتنا کھڑاک کرنا پڑا....!"

"کیا وہ بات آپ نے معلوم کرلی!--"

"قطعی!" عمران نے کہا اور ڈکسٹر لنک سے جو کچھ بھی معلوم کر سکا تھا دہرا دیا!

"آپ ہی کا کام تھا.... جناب.... اور کسی سے یہ نہ ہو سکتا!" بلیک زیرو بولا۔

"اب ڈکسٹر لنک....! میرے پنجے سے نہیں نکل سکتا....!"

"مگر اب وہ اس عمارت کے پیچھے ضرور پڑ جائے گا۔"

"نہیں وہ اتنا احمق بھی نہیں ہے!... وہ اس فکر میں ہے کہ اس بات کے پھیلنے سے پہلے ہی کیپٹن راگوین کو تلاش کر کے قتل کر دے۔! ہاں دیکھو بلیک زیرو! تمہاری اصل شخصیت میرے دوسرے ماتحتوں پر نہ ظاہر ہونے پائے!"

"نہیں جناب! حتی الامکان ایسا نہ ہونے دوں گا! مطمئن رہیں!"

"ویسے تو میں تمہاری طرف سے مطمئن ہوں!"

"ہاں تو کیا اب آپ ایلر ہاؤز واپس جائیں گے!"

"ایلر ہاؤز واپس جاکر کیا کروں گا... مقصد حل ہو گیا! میں تو اب ڈکسٹر لنک کی کوٹھی ہی میں قیام کروں گا!"

"جی....!" بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی!

"ہاں! یہ اسی کی پیش کش ہے! وہ کہتا ہے کہ خود اسے بھی مصوری سے بے حد دلچسپی ہے! اس لئے وہ اپنی لڑکیوں کو بھی مصوری سکھوانا چاہتا ہے! بہر حال تم مجھے یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ فیاض نے میرا راز مسز ہڈسن پر تو نہیں ظاہر کیا!"

"ابھی آدھے گھنٹے کے اندر معلوم کر کے بتاتا ہوں!...."

"ٹھہرو!.... اگر فیاض اس تک نہ پہنچ سکا ہو تو مجھے اسی بلیک ٹیلیفون بوتھ سے مطلع کرنا جو ایلر ہاؤز کے قریب ہے!"

"بہت بہتر جناب!...."

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!....

پھر بیس منٹ بعد ہی اس نے بلیک زیرو کی کال ریسیو کی--! وہ کہہ رہا تھا!

"نہیں جناب! مسز ہڈسن تک فیاض اپنی بات نہیں پہنچا سکا!"

"بہت اچھا!.... تم وہیں ٹھہرو! ٹھیک پندرہ منٹ بعد ایلر ہاؤز پہنچ کر میرا سامان وہاں سے اٹھوا لینا اور اسے دانش منزل میں پہنچا دیا جائے--!"

"بہت بہتر جناب!"

"مسز ہڈسن سے کہنا کہ مسٹر ٹام ہلز کے چچا نے سامان منگوا لیا ہے!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا! پھر اس نے مسز ہڈسن کے نمبر ڈائیل کئے!.... دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا! وہ شاید ابھی تک اپنے آفس ہی میں موجود تھی--!

"لیکن ممی پلیز....!" عمران بولا۔ "میں نے اتنی رات گئے آپ کو تکلیف دی ہے! بات یہ ہے کہ میرے ایک چچا مل گئے ہیں! میں تو انہیں نہیں پہچانتا لیکن وہ کہتے ہیں میں چھ ماہ سے تمہاری

تلاش میں ہوں! وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم لوگ سمجھتے تھے شاید تم مر گئے کیونکہ جس ٹرین سے تم سفر کر رہے تھے وہ کسی دوسری ٹرین سے لڑ کر تباہ ہو گئی تھی!.... مگر ممی.... میں یہ سب کچھ کیسے باور کر لوں.... آپ ہی بتائیے.... میرا خیال ہے کہ میں نے پانچ سال سے ریلوے ٹرین کی شکل تک نہیں دیکھی!.... وہ کہتے ہیں ٹرین لڑ گئی تھی....!"

"میں آپ کو مبارک باد دیتی ہوں مسٹر ٹام ہلز....!"

"کس بات کی مبارک باد ممی....!"

"یہی کہ بالآخر آپ اپنے آدمیوں میں پہنچ گئے! مجھے بے حد خوشی ہے مسٹر ٹام ہلز.... مگر کیا آپ کبھی کبھی ملتے رہیں گے....!"

"ضرور ممی!.... میں آپ کو کبھی نہ بھلا سکوں گا!.... وہ دیکھئے میرے چچا اپنے سیکرٹری کو آپ کے پاس روانہ کر چکے ہیں! میرے ذمے آپ کی جو رقم نکلتی ہے! اس سے وصول کر کے میرا سامان دے دیجئے گا!"

"اوہ۔ رقم پھر آجائے گی مسٹر ٹام ہلز....! مگر میں آپ کی کمی بہت شدت سے محسوس کروں گی۔ آپ سے کچھ ایسی ہی اُنسیت ہو گئی تھی!"

"ممی.... آپ کو چھوڑتے وقت میں بھی خود کو بہت زیادہ مغموم محسوس کر رہا ہوں!" عمران بھرائی ہوئی آواز میں بولا--!" آپ کی محبت مجھے ہمیشہ یاد رہے گی--!"

"بہر حال اگر میری ذات سے کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہو تو خدارا معاف کر دیجئے گا! ویسے میں آپ کو بالکل اپنے بچے کی طرح سمجھتی رہی ہوں!"--- مسز ہڈسن کی آواز آئی!

"بس ممی بس!" عمران کی آواز حلق میں پھنسنے لگی-- اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہ دہاڑیں مار کر رونے لگے گا-- اس نے پھر کہا! "آپ ایسی باتیں نہ کیجئے! ورنہ میں پھر واپس آجاؤں گا.... آپ کے علاوہ اور کون میری ممی ہو سکتی ہے۔!... ویسے میرے چچا کہتے ہیں کہ میری ممی اور میرے پاپا شاداب نگر میں ہیں!... بھلا بتائیے میں کیسے یقین کر لوں....!"

"نہیں بیٹے!.... تم چچا کے ساتھ واپس جاؤ.... میں تمہارے لئے ہمیشہ دعا کرتی رہوں گی! خدا تمہاری یادداشت واپس کر دے۔!"

پھر مسز ہڈسن ہی نے سلسلہ منقطع کر دیا اور عمران ریسیور رکھ کر سچ مچ آنسو خشک کرنے لگا!.... پھر بچوں کی طرح کھلکھلا کر ہنس پڑا.... ساتھ ہی پاگلوں کی طرح بڑبڑایا بھی! میرا پیشہ۔ میں کیا کروں.... مسز ہڈسن مجھے خدا معاف کرے!"

چند لمحے وہ خاموش کھڑا رہا!... پھر اس نے فیاض کے نمبر ڈائیل کئے!

"ہیلو--!" دوسری طرف سے کچھ دیر بعد آواز آئی!

"میری یادداشت واپس آگئی ہے سوپر فیاض...!" عمران نے بہت زیادہ مسرور لہجے میں کہا!

"میں تمہاری ہڈیاں تک پیس ڈالوں گا....!"

"پھر لوگ انہیں سرمہ اہل نظر کہیں گے اور تمہیں سرے والا...."

"یادداشت واپس آنے کے بعد ظاہر ہے کہ میں اپنے فلیٹ میں واپس آگیا ہوں گا۔!"

"اور وہی فلیٹ تمہارے لئے جہنم بن جائے گا۔ تمہارے باپ نے کہہ دیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو اسے بھی گولی مار دو.... سرکاری معاملات میں کسی کی بھی مداخلت نہیں برداشت کی جاسکتی....!"

"میرے خدا.... اچھا یہ بتاؤ.... اگر تم نے مجھے گولی مار دی تو ڈیڈی یتیم ہو جائیں گے.... مجھے یاد نہیں کہ باپ کے مرنے سے بچے یتیم ہوتے ہیں یا بچوں کے مرنے سے باپ...."

"دیکھوں گا دیکھوں گا کہ تم کس رفتار سے زبان چلا سکتے ہو!"

"زبان سے زیادہ ہاتھوں کی رفتار ہے سوپر فیاض.... جب دل چاہے آزمالو...!" عمران بولا! "آج گیارہ بجے تک میں ٹونی ٹام ہلز تھا! ٹھیک گیارہ بج کر پانچ منٹ پر میری یادداشت واپس آئی.... اور اب مجھے اچھی طرح یاد آگیا ہے کہ میرا نام دراصل میٹرلنک ہے اور میں ڈکسٹر لنک کا بھتیجا ہوں! کرنل ڈکسٹر لنک.... تم سمجھتے ہو نا!"

"خوب سمجھتا ہوں!" فیاض کی آواز سے صاف صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ دانت پیس کر بولا! "اور تم سر پر ہاتھ رکھ کر روؤ گے--!"

"کمر پر سوپر فیاض!.... میں ہمیشہ کمر پر ہاتھ رکھ کر روتا ہوں۔ تاکہ معدے پر کوئی برا اثر نہ ڈالے! ہاں سنو میں کل سے ڈکسٹر لنک کی کوٹھی ہی پر ملوں گا۔ اس کا بھتیجا ٹھہرا....نا...."

فیاض نے کچھ کہے بغیر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا۔

عمران کے ہونٹوں پر ایک شدید سی مسکراہٹ تھی!

(۸)

دوسری صبح کیپٹن فیاض کے لئے شاید منحوس تھی! کیونکہ جیسے ہی اس نے آفس میں قدم رکھا اسے ڈائرکٹر جنرل صاحب کے دفتر میں اپنی طلبی کی اطلاع ملی۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کی بنا پر اس صبح کو فیاض کے لئے منحوس قرار دیا جاسکتا! بات تو دوسری ہی تھی جو اس پر

بم کی طرح گری۔!

ڈائرکٹر جنرل رحمان صاحب نے کہا! "وزارت خارجہ کی طرف سے ہدایت ملی ہے کہ نگارسیا کے سلسلے میں میرا محکمہ قطعی خاموشی اختیار کرلے....!"

فیاض کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور سب سے پہلے اسے اپنی شکست کا خیال آیا!.... پچھلی رات اس نے عمران کو جو دھمکیاں دی تھیں اب انہیں عملی جامہ نہ پہنا سکے گا!

"بہرحال۔" رحمان صاحب پھر بولے! "اب اس کیس کو بالکل ختم کردو۔! یہ معاملہ ہی سمجھ میں نہیں آسکا!"

"میں سمجھتا ہوں...!" فیاض بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔!

"کیا سمجھتے ہو!" رحمان صاحب اسے گھورنے لگے!

"عمران!"

"کیا بکواس ہے!" رحمان صاحب نے برا سا منہ بنایا۔ "عمران کی کیا حقیقت ہے۔ یہ وزیر خارجہ کا حکم ہے! سر سلطان کا نہیں جو اس گدھے سے اکثر کام لیتے رہے ہیں!"

"آپ یقین کریں یا نہ کریں جناب!.... عمران کے علاوہ اور کسی کی یہ حرکت نہیں ہوسکتی۔ وہ کل تک ٹونی ٹام ہلز تھا اور آج اس کا نام میٹرلنک ہے اور وہ خود کو کرنل ڈکسٹر لنک کا بھتیجا ظاہر کرتا ہے!.... یہی نہیں بلکہ آج صبح سے وہ مستقل طور پر اسی کی کوٹھی میں شفٹ کر گیا ہے!"

رحمان صاحب اس انداز میں اسے گھورنے لگے جیسے اس کی اس بکواس پر یقین نہ آیا ہو!.... پھر انہوں نے کہا۔

"تم میرے آفس میں بیٹھ کر غیر ذمہ دارانہ گفتگو کر رہے ہو!"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے یہیں سے فون کروں....!"

"کرو....!" رحمان صاحب نے غیر ارادی طور پر کہا۔

فیاض نے اٹھ کر ڈکسٹر لنک کے نمبر ڈائیل کئے۔ دوسری طرف سے بولنے والی کوئی لڑکی تھی۔

"کیا مسٹر ٹونی ٹام ہلز یہاں موجود ہیں!"

"جی ہاں۔!"

"ذرا انہیں فون پر بلا دیجئے!"

"ہولڈ آن کیجئے!۔" پھر دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔!

"ہیلو!"

"فیاض۔! ڈائرکٹر جنرل صاحب تم سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں!"

"فضول ہے فیاض!.... تم کیوں اپنا وقت برباد کر رہے ہو! بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم اس طرح اپنی زندگی ہی برباد نہ کر بیٹھو!"

فیاض نے ریسیور رحمان صاحب کی طرف بڑھا دیا! عمران بدستور بکواس کئے جا رہا تھا کہیں تمہاری بیوی کو ناک پر ہاتھ رکھ کر نہ رونا پڑے ویسے میں اسے مشورہ دوں گا کہ اگر وہ تمہارے سر پر ہاتھ رکھ کر روئے تو بہتر ہے!.... تاکہ تمہیں کچھ احساس ہو اپنی یتیمی کا!"

"کیا بک رہا ہے!" رحمان صاحب غرائے!

"ارر.... ہپ.... ڈیڈی....!"

"وہاں تیرا کیا کام!"

"میں نے ایک چچا تلاش کر لیا ہے ڈیڈی اور وہ بلجیم کا باشندہ ہے اب ارادہ ہے کہ اگلے سال والدین کو تلاش کرنے ہالینڈ جاؤں.... دیسی والدین مجھے بالکل پسند نہیں ہیں!"

"یو ڈرٹی سوائین!" رحمان صاحب نے کہا اور ریسیور ایک جھٹکے کے ساتھ کریڈل میں ڈال دیا۔ ان کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا! وہ فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلا کر بولے۔

"جاؤ---!"

فیاض بھی بوکھلا گیا تھا! وہ چپ چاپ اٹھا اور باہر نکل آیا۔

(۹)

ڈکسٹر لنک کمرے میں ٹہل رہا تھا اور عمرن احمقانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا آتشدان کو گھورے جا رہا تھا! دفعتاً کرنل ڈکسٹر لنک رک کر بولا۔

"تم جانتے ہو.... میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں!"

"نہیں پاپا-- میں کیا جانوں--!"

"تاکہ تم کسی سے مل نہ سکو!"

"میں ویسے ہی کب کسی سے ملتا ہوں!.... مجھے اتنا وقت ہی نہیں ملتا کہ کسی سے مل سکوں!.... ایما کا ہاتھ بہت اچھا ہے۔ وہ بہت جلد ایک اچھی آرٹسٹ بن سکتی ہے! میں دن رات اس کے ساتھ محنت کروں گا--! آپ مطمئن رہیں!"

"ٹھیک ہے! تم اسے مصوری کی تعلیم دے سکتے ہو! لیکن اس گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتے!"

"ارے کیوں؟" عمران متحیر نظر آنے لگا!

"تم ایک بہت بڑے راز سے واقف ہو گئے ہو! غلطی میری ہی تھی۔ آخر میں اتنا نروس کیوں ہو گیا تھا! مجھے وہ راز تم پر ظاہر نہ کرنا چاہئے تھا!"

"وہ اب بھی راز ہی ہے.... پاپا.... میں کس سے کہنے جا رہا ہوں!" عمران نے سعادت مندانہ انداز میں کہا۔

مگر ڈکسٹر لنک اس جواب پر دھیان دیئے بغیر بولا! "تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی! گھر کا سا آرام محسوس کرو گے۔ لیکن تم اس وقت تک یہاں سے نہیں نکل سکو گے جب تک نگارسیا کا سراغ نہ مل سکے!"

"چلئے یہی سہی!" عمران سر ہلا کر بولا! "اس میں میرا کیا نقصان ہے۔ میرا ویسے بھی دل نہیں چاہتا کہ آسمان دیکھوں! مگر بعض مجبوریوں کی بناء پر گھر چھوڑنا ہی پڑتا ہے میں ایک کمرشل آرٹسٹ ہوں نا!"

"تم دھوکہ تو نہیں دو گے۔" ڈکسٹر لنک اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا!

"نہیں۔ بھلا اپنے پاپا کو دھوکہ دوں گا۔!"

"تمہاری نگرانی کے لئے ہر وقت یہاں دو مسلح آدمی موجود رہیں گے! تم باہر نہیں جا سکو گے اور اگر تم نے اس کی کوشش کی تو نتیجے کے ذمہ دار خود ہو گے۔!"

"آپ بے کار ان دونوں آدمیوں کو تکلیف دے رہے ہیں!"

ڈکسٹر لنک کوئی جواب دیئے بغیر کمرے سے چلا گیا!

عمران مسکراتا رہا۔! اس کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ڈکسٹر لنک اس طرح پیش آئے گا۔! مگر یہ بھی عمران تھا--! وہ کسی طرح بھی خود کو بے بس نہیں محسوس کر سکتا تھا۔! مایوسی اس کی شریعت میں حرام تھی اور فکر مند ہونا گناہ--! اس نے جیب سے چیونگم نکالی اور اسے منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چبانے لگا--! وہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر میز پر رکھی ہوئی گھنٹی بجائی!.... ایک نوکر کمرے میں داخل ہوا۔

"مادموزیل ایما کو بھیج دو!.... میں آج ہی سے سبق شروع کروں گا--!" عمران نے اس سے کہا۔

ملازم چلا گیا.... کچھ دیر بعد ایما کمرے میں داخل ہوئی!

"کیا بات ہے مسٹر ٹام ہلز!" اس نے پوچھا۔

"سبق!.... مادموزیل.... آج میں آپ کو بتاؤں گا کہ نقطہ کسے کہتے ہیں۔!"

" بتائیے۔!" ایما مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی! اور عمران نے نقطے کے متعلق ایک بہت خشک قسم کا لیکچر چھیڑ دیا! ایما بور ہو کر پہلو بدلتی رہی! پھر جب عمران نے کہا کہ آج کا سبق ختم ہو گیا تو اس نے ایک طویل سانس لی اور اس طرح بشاش نظر آنے لگی جیسے مرتے مرتے بچی ہو!۔ پھر اس نے عمران کو اسی "رومانی موڈ" میں لانے کی کوشش شروع کر دی جس میں اسے پہلی ملاقات پر دیکھا تھا!

"اوہ.... ماد موزیل.... " عمران کی آنکھیں خواب ناک ہو گئیں!" جب کوئی مجھے میری پچھلی زندگی یاد دلانے کی کوشش کرتا ہے تو میرا سر چکرا جاتا ہے!.... مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہوں.... کچھ عجیب طرح کی خوشبوئیں میرے ذہن میں انگڑائیاں لینے لگتی ہیں! پھر ایسا معلوم ہونے لگتا ہے جیسے چاروں طرف چاندنی بکھر گئی ہو!.... آہ....!"

عمران ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا اور اس طرح اپنی پیشانی رگڑنے لگا جیسے کچھ یادوں کو اپنے ذہن سے کھرچ پھینکنا چاہتا ہو!

ایما پلکیں جھپکائے بغیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور عمران کھلی ہوئی کھڑکی سے خلا میں گھور رہا تھا!

دفعتاً اس نے ایما کی طرف مڑ کر پوچھا!" کیا پاپا پہلے شاہی محافظ دستے کے کمانڈر تھے۔!"

"ہاں.... مسٹر ٹام ہلز....!" ایما اس طرح بولی جیسے یک بیک ہوش میں آ گئی ہو!

"مجھے شاہی محافظوں کی وردیاں بڑی اچھی لگتی ہیں! پتہ نہیں بلجیم والوں کی وردی کیسی ہوتی ہے۔"

" آپ دیکھیں گے!" ایما نے پوچھا۔

"اوہ--- ضرور۔ ضرور ماد موزیل! مجھے بڑی دلچسپی ہے وردیوں سے!"

"میں آپ کو ابھی دکھاتی ہوں! پاپا کے دستے کے کئی گروپ میرے پاس ہیں!"

ایما اٹھ کر چلی گئی! عمران نے پھر منہ میں چیونگم ڈال لی! اسے شاید بیس منٹ تک ایما کا انتظار کرنا پڑا۔ پھر وہ تین بڑی تصویریں لائی! یہ شاہی محافظ دستے کے تین گروپ تھے!....

" آپ ان سب آدمیوں سے ذاتی طور پر واقف ہیں ماد موزیل!" عمران نے پوچھا۔

"اچھی طرح مسٹر ٹام ہلز---!"

"اوہ.. تو مجھے ان سب کے نام بھی بتائیے! ماد موزیل! مجھے بلجیم والوں کے نام بہت پیارے لگتے ہیں!"

"اچھا....! یہ دیکھئے!" ایما نے کہا اور ایک ایک کے چہرے پر انگلی رکھ کر نام بتانے لگی! پھر

جیسے ہی اس نے ایک نام کیپٹن "برجز راگوین" بتایا عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔!

"اوہ.... کتنا پیارا نام ہے!.... برجز راگوین!...."

عمران بڑے غور سے اس تصویر کا جائزہ لے رہا تھا اور ایما اب دوسروں کے نام بتا رہی تھی.... ! جب وہ خاموش ہوئی تو عمران نے کہا۔!" واہ.... ان سب آدمیوں میں مجھے صرف یہ پسند آیا ہے... کتنا شاندار آدمی ہے.... اور نام کتنا پیارا ہے برجز راگوین۔!"

"اور پاپا کے متعلق کیا خیال ہے...."

"ان کے متعلق الگ خیال ہے! کیونکہ وہ کمانڈر تھے.... پاپا سے زیادہ شاندار آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا.... ان کی مونچھیں بالکل سکندر اعظم کی سی ہیں!"

"ہائیں! سکندر اعظم کی مونچھیں کب تھیں!"

"ارے آپ نے اس کی جوانی کی تصویر دیکھی ہو گی!" عمران نے بھولے پن سے کہا۔" میں بچپن کی بات کر رہا ہوں!"

-" بچپن میں مونچھیں.... " ایما بے تحاشا ہنسنے لگی! اس وقت عمران کے چہرے پر حماقت کے علاوہ اور کسی قسم کے آثار نہیں تھے۔

"ہنسنے کی کیا بات ہے۔ ممکن ہے اس وقت بچپن میں ہی مونچھیں نکلتی رہی ہوں۔"

اتنے میں باربرا بھی آ گئی!... عمران کو ناک بھوں چڑھاتے دیکھ کر اس نے ایما کو استفہامیہ اشارہ کیا؟

"مسٹر ٹام ہلز کہتے ہیں کہ سکندر اعظم بچپن میں پاپا کی سی مونچھیں رکھتا تھا۔!"

"مگر تم یہ تصویریں کیوں لائی ہو!" باربرا نے کہا۔

"میں انہیں دکھا رہی تھی! یہ شاہی محافظ دستے کی وردی دیکھنا چاہتے تھے!"

"تصویریں رکھ آؤ۔ ورنہ پاپا خفا ہوں گے! تم جانتی ہو کہ وہ انہیں کتنی احتیاط سے رکھتے ہیں۔"

ایما تصویریں سمیٹ کر کمرے سے چلی گئی۔

"یہ ماد موزیل اماں بہت ضدی معلوم ہوتی ہیں!" عمران نے باربرا سے کہا۔

"اماں نہیں ایما! آپ نام بہت جلد بھول جاتے ہیں۔!"

"اوہو! معاف کیجئے گا! یہ حقیقت ہے... کہ نام مجھے یاد نہیں رہتے! میں آپ کا نام بھی شاید بھول گیا ہوں.... ریزر.... سیفٹی ریزر.... بار بر ماسٹر...."

"باربرا...."

" آہا--- اسی لئے مجھے مغل شہنشاہ بابر بھی یاد آ رہا تھا!"

"وہ سب ٹھیک ہے! لیکن پاپا آپ سے خفا کیوں ہو گئے ہیں!"

"خفا ہو گئے ہیں!" عمران نے حیرت سے کہا۔ "نہیں تو.... وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں.... میرے پاپا!"

"ممی سے کہہ رہے تھے کہ آپ کو باہر نہ جانے دیا کریں!"

"تو اس میں خفگی کی کیا بات ہے!.... میں نے بہتیرے پاپاؤں کو دیکھا ہے جو اپنے بچوں کو اسی طرح آوارگی سے باز رکھتے ہیں!"

"میں نہیں سمجھ سکتی! کیا بات ہے!" باربرا بڑبڑائی! "کیا اس تصویر کی وجہ سے جو آپ کے فائل سے برآمد ہوئی تھی!"

"اوہ اسے تو میں بھول ہی گیا تھا.... وہ لڑکی انہیں پچھلی رات وہاں نہیں ملی.... مکان خالی پڑا تھا--- آخر پاپا کو اس کی تلاش کیوں ہے!"

"پتہ نہیں....!" باربرا بولی! "میں کیا جانوں! کیا پاپا نے آپ کو نہیں بتایا۔!"

"نہیں مجھے کچھ نہیں بتایا۔!"

پھر عمران بھی خاموش ہو گیا اور باربرا بھی کچھ سوچنے لگی!

(۱۰)

عمران، ڈاکٹر لنک کے یہاں سے کسی کو فون بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اب فون ڈرائنگ روم سے اٹھا کر ڈاکٹر لنک کی خواب گاہ میں رکھ دیا گیا تھا اور خواب گاہ ڈاکٹر لنک کی عدم موجودگی میں مقفل رہتی تھی۔

عمران بڑے صبر و سکون کے ساتھ ایما کو مصوری کے اہم ترین اصول سمجھاتا رہا.... اور ایما بور ہوتی رہی!.... وہ تو اس کی اوٹ پٹانگ باتوں میں دلچسپی لیتی تھی!.... لیکن شاید عمران نے تہیہ کر لیا تھا کہ اب ان لوگوں کو بور ہی کرتا رہے گا!....

یہاں اسے دو دن گزر چکے تھے۔ تیسری شام کو ڈاکٹر لنک لنگڑاتا ہوا کوٹھی میں داخل ہوا--- سفارت خانے کے دو چپراسی اسے بازوؤں کا سہارا دیئے ہوئے تھے!

اس کے خاندان والے اس کے گرد اکٹھے ہو گئے.... ڈاکٹر لنک.... اس طرح ہولے ہولے کراہ رہا تھا۔ جیسے پیر میں شدید تکلیف ہو۔! لیکن اس نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا کہ اس کے پیر پر یک بیک درد اٹھا تھا۔ جس کا اثر اب بھی باقی ہے تھوڑی دیر بعد اس نے سب کو

اپنی خواب گاہ سے چلے جانے کو کہا۔ سب چلے گئے لیکن عمران اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں!

"جاؤ--! میں آرام کرنا چاہتا ہوں!" ڈاکٹر لنک نے اس سے کہا--!

"آپ کے پیر میں گولی لگی ہے!" عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"تم کیا جانو--!" ڈاکٹر لنک بستر سے اٹھتا ہوا بولا۔

"یہ میں آپ کے چہرے سے پڑھ رہا ہوں!.... گولی نے شاید ران کا گوشت پھاڑ دیا ہے.... ہڈی محفوظ ہے!"

"تو تم باہر گئے تھے....!" ڈاکٹر لنک برا سا منہ بنا کر بولا۔

"نہیں پاپا۔ آپ ممی سے پوچھ لیجئے! میں ان دنوں بیرونی برآمدے تک بھی نہیں گیا!"

"پھر تم یہ سب کچھ کیسے کہہ رہے ہو!"

"میں نہیں کہتا.... آپ کا چہرہ کہہ رہا ہے!.... میں اس صدی کا ہرکولیس ہوں پاپا!.... طاقت کا دیوتا.... دیوتاؤں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی!.... میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی زندگی خطرے میں ہے.... چونکہ آپ راگوین کی کہانی سے واقف ہیں۔ اس لئے وہ آپ کو زندہ نہ چھوڑے گا۔!"

"تمہارا خیال غلط نہیں ہے!" ڈاکٹر لنک آہستہ سے بڑبڑایا۔ "مگر میں تمہیں دیوانہ سمجھوں یا صحیح الدماغ۔"

"جو دل چاہے سمجھئے لیکن اب مجھے آزاد کر دیجئے! ورنہ پاپا.... آپ کو بے حد پچھتانا پڑے گا!"

"کیا مطلب....!"

"میں راگوین جیسے لوگوں کا علاج اچھی طرح کر سکتا ہوں!.... مجھے آزاد کر دیجئے ورنہ پھر کنفیوشس جو کچھ بھی کہے گا اسے آپ سننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ ویسے میں جب چاہوں یہاں سے جا سکتا ہوں!.... دو کیا دو سو آدمی بھی مجھے نہیں روک سکتے.... مگر میں ممی اور پاپا کا دل نہیں دکھانا چاہتا!"

ڈاکٹر لنک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا!.... عمران پھر بولا۔ "اس رات ان لوگوں نے میری توہین کی تھی اور میں اپنی توہین کا بدلہ ضرور لیتا ہوں!.... میں صرف آٹھ گھنٹے برباد کرنے کے بعد راگوین کے سر پر سوار ہو رہوں گا۔ میرا خیال ہے کہ میں اس سے واقف ہوں!"

"تم اس سے واقف ہو!" ڈاکٹر لنک نے حیرت سے دہرایا--!

"میرا خیال ہے، لیکن اب وہ راگوین نہیں کہلاتا.... اور اب اس کے چہرے پر ایسی گھنی مونچھیں ہیں جیسی آپ رکھتے ہیں!"

"لڑکے.... لڑکے...!" ڈکسٹر لنک مضطربانہ انداز میں کھڑا ہوگیا!۔

"کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"نہیں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو!.... ابھی حال ہی میں شہزادی کی گمشدگی سے پہلے میں نے اسے کہیں دیکھا تھا اور مونچھوں ہی کی وجہ سے پہچاننے میں کچھ دشواری ہوئی تھی.... مگر اپنی آنکھوں کی وجہ سے وہ ہزاروں میں پہچانا جاسکتا ہے!"

"تو پھر بس اب میرے علاوہ اسے اور کوئی نہیں تلاش کر سکتا۔!"

"مگر تم نے یہ کیسے کہا کہ پہلے اس کی مونچھیں نہیں تھیں اور اب وہ میری ہی جیسی مونچھیں رکھتا ہے!"

"میں نے اس کی ایک پرانی تصویر دیکھی تھی۔ اس وقت کی جب وہ شاہی محافظ دستے میں تھا!"

"کہاں دیکھی تھی۔!"

"یہیں.... مادموزئیل ایما نے دکھائی تھی وہ مجھے دکھانا چاہتی تھی کہ آپ محافظ دستے کی وردی میں کتنے شاندار لگتے ہیں۔ انہوں نے سبھوں کے نام بھی بتائے تھے!"

"تم بہت چالاک ہو!".... ڈکسٹر لنک اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا پھر بولا!" اب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم خود ہی راگوین کے آدمی ہو!"

"میں جانتا تھا کہ آپ کسی نہ کسی موقع پر یہ ضرور کہیں گے!" عمران سر ہلا کر بولا "لیکن یہاں میری موجودگی کا کیا مقصد ہے جبکہ باہر آپ پر گولیاں چلائی جاتی ہیں!.... کیا میں پچھلی راتوں میں آپ کا خاتمہ نہیں کر سکتا تھا اور کیا اس وقت بھی....!" عمران خاموش ہو کر جیب میں چیونگم کا پیکٹ تلاش کرنے لگا!

"پھر تم کون ہو... اور کیا چاہتے ہو؟"

"میں ٹونی نام ہلز ہوں اور آزادی چاہتا ہوں!"

"لیکن تم نگارسیا اور راگوین کے معاملے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو۔!"

"اگر وہ لوگ اس عمارت میں میری توہین نہ کرتے تو مجھے کسی کی بھی پرواہ نہ ہوتی۔ شہزادیاں انڈے نہیں دیتیں.... اور نہ ان کے عاشق گاڑی میں جوتے جاسکتے ہیں!"

"بدتمیزی سے گفتگو نہ کرو۔!"

"اوہ معاف کیجئے گا میں بھول گیا تھا کہ آپ میرے پاپا ہیں!"

ڈکسٹر لنک کچھ سوچنے لگا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا!" تم پر اعتماد کر لینے کو دل نہیں چاہتا!"

"کس نے کہا ہے کہ مجھ پر آپ اعتماد کریں!" عمران نے بھی جھلاہٹ کا مظاہرہ کیا۔!

"آپ سے کس نے کہا تھا کہ مجھے اس ویران عمارت میں لے جائیں.... آپ سے کس نے کہا تھا کہ مجھے نگارسیا کی کہانی سنائیں! آپ نے خود ہی یہ سب کچھ کیا اور اب مجھے پھانسی دینا چاہتے ہیں۔"

ڈکسٹر لنک پھر خاموش ہو گیا اور کچھ دیر بعد ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ لیتا ہوا بولا " جاؤ! میں تمہیں روکنا نہیں چاہتا! لیکن نگارسیا کی کہانی تمہاری زبان پر نہ آنے پائے.... اگر تم میں کچھ بھی شرافت ہوگی تو تم زبان بند رکھنا اپنا فرض سمجھنا۔!"

"میں جاؤں گا کہاں! اب میرا کہاں ٹھکانہ ہے.... ایلر ہاؤز میں بھی شائد اب جگہ نہ مل سکے! میں یہاں قیام کرنا چاہتا ہوں۔ البتہ یہ خواہش ہے کہ مجھ پر سے پابندیاں ہٹالی جائیں۔"

"ہٹالی جائیں گی!" لیکن اپنے افعال کے تم خود ذمہ دار ہو گے!" ڈکسٹر لنک پھر کراہا۔

"آپ فکر نہ کیجئے....!"

(۱۱)

عمران آٹھ بجے کوٹھی سے باہر نکلا! لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اسے معلوم ہوگیا کہ دو تین اس کا تعاقب کر رہے ہیں! اسے پہلے ہی سے اس کا خدشہ لاحق رہا تھا! ڈکسٹر لنک اتنا بے وقوف نہیں تھا کہ ان حالات میں عمران کی نگرانی نہ کراتا۔

ویسے اب عمران کو پرواہ بھی نہیں تھی! کیونکہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو چکا تھا! البتہ اس نگرانی کی بناء پر کچھ نئی الجھنیں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ضرور تھا!.... مثال کے طور پر ڈکسٹر لنک صرف شہزادی کی بازیابی اور راگوین کی موت کا خواہاں تھا۔! راگوین کی گرفتاری لازمی طور پر بلجیم کے شاہی خاندان کی بدنامی کا باعث ہوتی۔ کیونکہ اس کی گرفتاری کے بعد نگارسیا کے عشق کی داستان عام ہو سکتی تھی۔! ڈکسٹر لنک نے اسی ڈر سے اتنی رازداری برتی تھی کہ اپنے سفیر تک کو اس کی اطلاع نہیں دی تھی!

لہٰذا ممکن تھا کہ راگوین کا پتہ لگتے ہی وہ اس کے قتل کے درپے ہو جاتا۔! مگر عمران صرف اس کی گرفتاری کا خواہاں تھا! وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ملک میں کچھ غیر ملکی لاقانونیت کا مظاہرہ کریں.... لیکن ایسی صورت میں جبکہ ڈکسٹر لنک کے آدمی اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ ڈکسٹر لنک کی خواہش بھی پوری ہو سکتی تھی!.... یعنی وہ عمران کی آڑ میں اس تک پہنچ کر اس کا کام تمام کر سکتا تھا۔

عمران چلتا رہا!---- دو کیا اگر تعاقب کرنے والے درجن بھی ہوتے تو وہ ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنی راہ لیتا۔

اس نے پیچ در پیچ گلیوں میں انہیں کچھ چکر دیئے کہ وہاں کا اندھیرا ان کے لئے بھول بھلیاں بن گیا.... پھر عمران کو جب اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ وہ بو سونگھنے والے شکاری کتے راہ بھٹک چکے ہیں تو اس نے ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کیے!

"یس سر!" بلیک زیرو کی آواز آئی!

"اٹھارھویں سڑک پر نارلن ہام کا جوا خانہ ہے! تم جانتے ہو یا نہیں!"

"اچھی طرح جانتا ہوں جناب!"

"اچھا تو آج تقریباً گیارہ بجے وہاں ہنگامہ ضرور ہونا چاہئے!"

"نارلن ہام کے جوئے خانے میں ہنگامہ!...." بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔!

"ہاں کیوں؟"

"وہ جوئے خانے کے لئے لائسنس رکھتا ہے جناب اور وہاں صرف شرفاء جواء کھیلتے ہیں! اعلیٰ طبقے کے لوگ۔"

"ہنگامہ تو مولوی خانوں میں بھی ہو سکتا ہے بلیک زیرو.... تم کیسی باتیں کر رہے ہو!"

"اچھی بات ہے جناب! میں کوشش کروں گا!"

"کوشش نہیں! ایسا ہونا ہی چاہئے!"

"یقیناً ہو گا جناب!.... تدبیر سمجھ میں آگئی ہے!...."

"ٹھیک ہے.... اور اپنے سارے آدمیوں کو وہاں لگا دو...."

"یا ٹھہرو!.... میں خود ہی.... انہیں مطلع کر رہا ہوں!"

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے جولیانا فٹز واٹر کے نمبر ڈائیل کئے!

وہ شاید سونے جا رہی تھی.... دوسری طرف سے اس کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی!

"کیا تمہیں علم ہے کہ تم سے ایک حماقت سرزد ہوئی ہے!" عمران نے کہا.... آواز ایکس ٹو کی سی تھی۔!

"نن!.... نہیں جناب....!"

"تم نے عمران کے متعلق کیپٹن فیاض کو کیوں بتایا تھا!"

جولیا خاموش ہو رہی!....

"ہیلو!".... ایکس ٹو دہاڑا!....

"یس سر!...." جولیا کی آواز کانپ رہی تھی!

"تم اس خبط میں مبتلا ہو گئی ہو کہ عمران اور ایکس ٹو ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں!.... کسی قسم کا بھی خبط ہو یہ تمہارا نجی معاملہ ہے! لیکن کسی خبط کی بناء پر فرائض سے منہ موڑنا برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ سمجھیں۔ میں تمہیں ایک ہفتہ قید تنہائی کی سزا دیتا ہوں!"

"ج.... جناب...."

"کچھ نہیں!".... عمران نے سخت لہجے میں کہا! "تم ایک ہفتہ تک گھر سے باہر قدم نہیں نکالو گی۔!"

اور پھر اس نے اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا.... اب وہ تنویر کے نمبر ڈائیل کر رہا تھا! وہ بھی اتفاق سے گھر پر ہی مل گیا۔

"تنویر--!" عمران نے ایکس ٹو کی آواز میں کہا! "تم جولیا کے سوا اپنے سارے آدمیوں کو لے کر نارلن ہام کے جوئے خانے میں پہنچ جاؤ.... یہ اٹھارویں سڑک پر ہے تم جانتے ہی ہو گے--!.... تمہیں وہاں ٹھیک ساڑھے دس بجے پہنچ جانا چاہئے!.... تم وہاں کسی ہنگامے کا انتظار کرو گے.... جیسے ہی ہنگامہ شروع ہو.... بجلی اور فون کی لائن کاٹ دینا۔!.... ہنگامے کو طول دینا بھی تمہارا ہی کام ہو گا--! جوئے خانے کی کوئی چیز بھی صحیح حالت میں نہ رہنے دینا۔ جتنی بھی توڑ پھوڑ مچا سکتے ہو.... مچاؤ....!"

"بہت بہتر جناب!--" تنویر نے کہا! "پھر اس کے بعد ہمیں کیا کرنا پڑے گا....!"

"کچھ نہیں! تمہیں صرف اتنا ہی کرنا ہے۔!"

"ہمارے ساتھ عمران بھی ہو گا یا نہیں--!" تنویر نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ آج کل اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہے اور جو کچھ بھی کر رہا ہے میرے ہی حکم سے کر رہا ہے!.... تم لوگ اس سے دور رہنے کی کوشش کرو۔!"

(۱۲)

نارلن ہام کا جواء خانہ اٹھارویں شاہراہ پر واقع تھا!.... اسے "برن نمب" بھی کہتے تھے.... کہا یہی جاتا تھا کہ یہاں ہلکے قسم کا جواء ہوتا ہے! مگر حقیقت یہ نہیں تھی!.... یہاں ہر شب لاکھوں کا جواء ہوتا تھا....!

مگر چونکہ یہاں کے ممبر "اونچے" لوگ تھے لہٰذا قانون کبھی یہاں جھانکنے کی ضرورت نہیں

محسوس کرتا تھا!

اس کا مالک نارلن ہام ایک غیر ملکی تھا جس نے یہاں کے حقوق شہریت حاصل کر لیے تھے!.... لیکن عام طور پر لوگ اسے پراسرار سمجھتے تھے! کیونکہ وہ کلب کے بہتیرے ممبروں کے لئے صرف ایک نام تھا۔ انہوں نے اس کی شکل تک نہیں دیکھی تھی! کلب کا منتظم ایک دیسی عیسائی تھا اور وہ وہاں ہر وقت مل سکتا تھا۔

جیسے جیسے رات گزرتی یہاں کی رونق بڑھتی جاتی! نوٹوں کی سرسراہٹیں فضا میں چکراتیں...! گلاس کھنکتے! لیکن اونچی آواز میں نہ تو کوئی ہنستا اور نہ گفتگو کرتا!.... بالکل ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ لوگ کوئی بہت بڑا کام انجام دینے کے لئے وہاں آئے ہوں!.... عام قمار خانوں کی طرح یہاں کبھی ہنگامے نہیں ہوتے تھے!

آج بھی حسبِ معمول یہاں بہت رونق تھی! شاید ہی کوئی ایسی میز رہی ہو جس پر کھیلنے والے نہ ہوں!

شراب اور مختلف قسم کے تمباکوؤں کی ملی جلی بو کی بنا پر فضا کچھ بوجھل سی ہو گئی تھی!....

دیوار سے لگے ہوئے کلاک نے گیارہ بجائے اور یک بیک ایک کھلی ہوئی کھڑکی سے کینوس کا ایک تھیلا اندر آگرا۔

"دھب" کی آواز پر لوگ چونک پڑے! کئی آدمی اپنی میزوں سے اٹھے بھی.... اور پھر ایک ویٹر نے تھیلا کھول دیا-- وہ قیامت ہی تھی۔! تھیلے سے ہزاروں شہد کی مکھیاں نکل کر ہال میں پھیل گئیں اور لوگ چیختے کراہتے ہوئے ایک دوسرے پر ڈھیر ہونے لگے!

ایکس ٹو کی پوری ٹیم ہال میں موجود تھی! لیکن ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پیر محاورۃ بھی پھول گئے اور حقیقتاً بھی! وہ سب بڑی بدحواسی کے عالم میں باہر نکلے.... اور جدھر جس کے سینگ سمائے بھاگتا چلا گیا! کیونکہ شہد کی مکھیاں باہر بھی آگئی تھیں!

عمران باہر ایک طرف کھڑا سر پیٹ رہا تھا! وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ بلیک زیرو اس قسم کا ہنگامہ برپا کرے گا! بھلا ایسے میں وہ کام کیونکر ہوتا جس کے لئے عمران نے اتنا کھڑاک کیا تھا! ہال بدستور روشن تھا.... نہ تو بجلی کی لائن خراب کی جا سکی اور نہ ٹیلیفون کی۔!

عمران اس طرح پیٹ دبائے کھڑا تھا جیسے بدہضمی ہو گئی ہو!.... ذرا ہی سی دیر میں کلب میں الو بولنے لگے!.... عمران کا دل چاہا کہ وہ مرغا بن کر بانگ دینا شروع کر دے....!

اب نہ بلیک زیرو کا کہیں پتہ تھا اور نہ اس کے دوسرے ماتحتوں کا۔ عمران نے سوچا کہ غلطی خود اس سے ہوئی! اسے چاہئے تھا کہ بلیک زیرو کو پورے حالات اور اپنی اسکیم سے آگاہ کر دیتا!۔

اس صورت میں بلیک زیرو کم از کم ہنگامے کی نوعیت تو سمجھ ہی لیتا۔! اس بے چارے سے جو کچھ بھی ہو سکا اس میں اس نے کوتاہی نہیں کی۔

عمران کے علاوہ وہاں [illegible]ہ گیر بھی چلتے چلتے رک گئے تھے۔ کچھ دیر بعد کلب کا عملہ باہر آگیا۔ ان میں کریہہ صورت [illegible]ظم بھی تھا۔ دفعتاً عمران چونک پڑا کیونکہ وہاں اسے اپنی ایک پرانی ساتھی روشی بھی نظر آئی! وہ کلب کے عملہ کے ساتھ ہی باہر آئی تھی۔

عمران سوچنے لگا! کیا وہ پھر اپنے پرانے پیشے میں داخل ہو گئی ہے؟ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ اس کلب مین کیوں نظر آتی.... عمران کو اس خیال سے بڑا دکھ ہوا۔ وہ اسے دوبارہ اس زندگی میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا جس سے ایک بار وہ خود ہی نکل آئی تھی--!

اتفاقاً روشی کی نظر بھی عمران پر پڑ گئی اور عمران نے اس کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھے! پھر وہ بڑی تیزی سے چلتی ہوئی عمران کے قریب آئی۔

"تم--!" اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا!

"مم.... میں...." عمران ہکلایا! "میں آپ کو نہیں پہچان سکا!"

"اِدھر آؤ میرے ساتھ--!" روشی اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے جاتی ہوئی بولی! "تم مجھے نہیں پہچانتے طوطے!"

"طوطے کو اچھی طرح پہچانتا ہوں.... وہی نا جس کی چونچ سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور وہ عموماً ٹیاؤں ٹیاؤں کرتا رہتا ہے.... لیکن طوطے سے تمہارا کیا تعلق جبکہ تم پھر اپنی پرانی زندگی میں چلی گئی ہو!"

"تم الو ہو-- میں آج کل یہاں اکاؤنٹس کلرک ہوں!" روشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ-- تب تو مجھ سے بڑی غلطی ہوئی!" عمران جلدی سے بولا۔

"کیا تم مجھے معاف کرو گی!"

"کیا یہ حرکت تمہاری تھی!"

"کیسی حرکت!" عمران نے حیرت ظاہر کی! "میں تو یہاں کی بھگدڑ دیکھ کر رک گیا تھا!"

"بھگدڑ کیوں ہوئی تھی!" روشی نے سوال کیا۔

"ارے میں کیا جانوں.... اور یہ گدھے!" عمران نے راہ گیروں کی طرف دیکھ کر کہا! "میں ان سے بھگدڑ کی وجہ معلوم کرنا چاہتا تھا مگر یہ کچھ بتاتے ہی نہیں!"

"میں نہیں مان سکتی کہ ایسے موقع پر یہاں تمہاری موجودگی بے وجہ ہے!"

"بھگدڑ ہی سب سے بڑی وجہ ہے روشی ڈیئر!.... بھاگتے ہوئے آدمی مجھے بے حد حسین

لگتے ہیں! اوہاں.... کیا یہاں اس وقت تمہاری موجودگی ضروری ہے!"

"نہیں میں اپنا کام ختم کر چکی ہوں! ویسے بھی میں دن کی ڈیوٹی میں ہوں! کچھ تھوڑا پچھلا کام باقی تھا اس لئے دو دن سے اس وقت بھی آجاتی ہوں!"

"اچھا تو آؤ میرے ساتھ --! عمران نے کہا، اور ایک طرف چل پڑا۔

روشی اسے بہت پسند کرتی تھی! لیکن اس کی حرکتوں سے نالاں تھی!.... پہلے بھی وہ دونوں ساتھ ہی رہتے تھے؟ لیکن روشی اس کی دائمی غیر سنجیدگی سے تنگ آکر الگ رہنے لگی تھی!....

عمران اسے اسی شاہراہ کے ایک ریستوران میں لایا!....

کافی کا آرڈر دینے کے بعد اس نے کہا!" بہت دنوں بعد تم سے ملاقات ہوئی ہے اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ تم کسی حد تک سنجیدہ ہو گئے ہو!" روشی بولی۔

"یہ کیا قصہ تھا! بھگدڑ کیوں ہوئی تھی۔!"

"کسی نے ایک تھیلا اندر پھینکا تھا جس میں شہد کی مکھیاں بھری ہوئی تھیں۔"

"اوہ-- یہ تو ٹارلن ہام کے کسی دشمن ہی کی حرکت ہو سکتی ہے! کسی ایسے آدمی کی جسے اس قمار خانے سے نقصان پہنچ رہا ہے!"

"اونہہ....! جہنم میں جائے.... مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے!"

" آج کل میں بہت اداس رہتا ہوں!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"کیوں.... کیوں؟" روشی مسکرائی!

"میں اتنی محنت کرتا ہوں کہ.... لیکن پھر بھی میری مالی حالت درست نہیں ہوئی۔ ٹارلن ہام اپنی جگہ سے ہلے بغیر بھی روزانہ ہزاروں کما رہا ہے!"

"واقعی اب تمہارے ذہن میں سنجیدگی کے جراثیم پائے جانے لگے ہیں!" روشی ہنسنے لگی!

"یہ ٹارلن ہام رہتا کہاں ہے؟"

"کیوں؟" روشی اسے گھورنے لگی!

"بس یونہی! میں اس سے مل کر قمار خانے چلانے کے داؤں پیچ سیکھوں گا--!"

"اوہ-- میں سمجھی! تم کسی چکر میں ہو اور شہد کی مکھیاں! مگر طوطے شاید تمہیں یہ نہیں معلوم کہ اس کے پاس قمار خانے کا لائسنس ہے!"

"اوہ.... اچھا! لیکن بھلا میں اس چکر میں کیوں پڑنے لگا! تم جانتی ہو کہ میں کس قسم کے کام کرتا ہوں! قمار خانے وغیرہ میری لائن کی چیزیں نہیں ہیں!"

"تب پھر کوئی اور چکر ہو گا!" روشی نے کہا!

دفعتاً کلب کے اسٹاف کے تین آدمی ریستوران میں داخل ہوئے ان میں منتظم بھی تھا۔!

"اوہ-- تم یہاں ہو!" منتظم نے روشی سے کہا!

"جی ہاں.. ذرا کافی پینے آگئی تھی!۔"

"اچھا ہی ہوا کہ تم مل گئیں.... پولیس آگئی ہے! اسٹاف کے آدمی بیان دے رہے ہیں تم بھی چلی جاؤ.... یہ تمہارے کوئی دوست ہیں!"

"جی ہاں! اتفاقاً مل گئے! یہ بھی بھگدڑ ہی کی وجہ سے وہاں رک گئے تھے!"

"اوہ جناب --! میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں گا اگر آپ بھی بیان دے دیں آپ کے بیان کی زیادہ وقعت ہوگی۔ کیونکہ آپ کا کلب سے کوئی تعلق نہیں ہے!"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!" عمران نے کہا! وہ دونوں کافی ختم کر چکے تھے۔ منتظم نے ایک آدمی ان کے ساتھ کر دیا! جو انہیں اپنے ساتھ لے کر کلب کی طرف روانہ ہو گیا! ہال میں پہنچ کر ساتھی نے زینوں کا رخ کیا.... اور روشی نے پوچھا۔!" کیا پولیس اوپر ہے....!"

"ہاں.... منیجر صاحب کے کمرے میں!...."

انہوں نے زینے طے کئے.... اوپری منزل کے کمرے کی کھڑکیاں روشن نظر آرہی تھیں! ہمراہی اندر داخل ہو گیا! روشی اور عمران نے بھی اس کی تقلید کی-- مگر کمرے میں انہیں ایک بھی باوردی آدمی نظر نہ آیا! ویسے وہاں پانچ آدمی کرسیوں پر نصف دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے! ایک غیر ملکی تھا اور چار دیسی! غیر ملکی کی گھنی اور چڑھی ہوئی مونچھوں نے عمران کو فوراً ہی اپنی طرف متوجہ کر لیا--! ساتھ ہی اسے خطرے کا احساس بھی ہوا.... لیکن اب کیا ہو سکتا تھا! دیسیوں میں سے ایک نے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں اپنے ہاتھ اوپر اٹھالو--!"

عمران نے چپ چاپ ہاتھ اوپر اٹھا دیئے! البتہ روشی نے کہا!" آخر کس جرم میں!"

"چلو جلدی کرو.... ورنہ....!"

"اٹھا دو!.... یہ لوگ غصے میں معلوم ہوتے ہیں!" عمران بولا!

روشی نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔! غیر ملکی اٹھ کر عمران کے قریب آیا-- اور اس کی جیبیں ٹٹولنے لگا!

"کچھ نہیں ہے!" عمران سر ہلا کر دردناک آواز میں بولا!" میں ایک غریب مصور ہوں! میری جیبوں میں کبھی اتنے پیسے نہیں رہتے کہ کسی دوسرے کا بھی بھلا ہو سکے!"

غیر ملکی نے اس کی جیب سے ایک ربڑ کی گڑیا برآمد کی اور اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ چاروں

دیسی بھی اٹھ کر اس کے قریب آگئے!

"تمہارا ڈکسٹر لنک سے کیا تعلق ہے!"۔۔۔۔ غیر ملکی نے انگریزی میں پوچھا۔!

"میں اس کی لڑکی کو مصوری سکھاتا ہوں!"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا! پھر بولا۔ "آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں!"

لیکن غیر ملکی کوئی جواب دیئے بغیر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔۔۔۔ اور ان میں سے ایک بولا!" بہر حال وہ اطلاع غلط نہیں تھی۔۔۔؟"

غیر ملکی نے پھر عمران کی طرف مڑ کر پوچھا!"ڈکسٹر لنک کی طبیعت اب کیسی ہے!"

"آج ان کے پیر میں درد اٹھا تھا! دو آدمیوں کے سہارے لنگڑاتے ہوئے گھر آئے تھے!" عمران نے جواب دیا! بڑ کی گڑیا ابھی تک غیر ملکی کے ہاتھ ہی میں تھی۔!

"اور تم اسے کب سے جانتی ہو!--" غیر ملکی نے روشی سے پوچھا!

"سال ہا سال سے۔۔۔۔" روشی نے جواب دیا!" ایک بہت اچھا مصور ہے!۔۔۔۔"

"میرا نام ٹونی ٹام ہلز ہے۔۔۔۔!" عمران جلدی سے بول پڑا۔

"ڈکسٹر لنک کے یہاں آنے سے پہلے میں بیکن اسٹریٹ کے ایلٹر ہاؤز میں رہتا تھا! وہ مسز ہڈسن کا بورڈنگ ہے۔۔۔۔ وہاں۔۔۔۔!"

دفعتاً غیر ملکی نے اس دیسی کی طرف مڑ کر کہا جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا!

"یہ کیا گدھا پن ہے۔۔۔۔ ریوالور رکھ لو۔۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی۔ بھلا یہ آدمی یہاں شہد کی مکھیاں کیوں پھینکنے لگا۔! یہ تو میرے ایک گہرے دوست کا ملازم ہے۔"

عمران کے چہرے پر پھیلی ہوئی حماقت اور زیادہ گہری ہو گئی!۔۔۔۔ دیسی نے ریوالور جیب میں رکھ لیا۔ پھر غیر ملکی عمران کی گڑیا واپس کرتا ہوا بولا!

"آؤ بیٹھو! تم دونوں کو ان کی غلط فہمی کی بناء پر بڑی تکلیف اٹھانی پڑی!--" اس نے عمران کا شانہ تھپتھپایا۔

ایک آدمی دوسرے کمرے سے مزید دو کرسیاں لایا اور وہ بیٹھ گئے۔۔۔۔ غیر ملکی عمران سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہا۔۔۔ عمران نے ایک ایسے ہی آدمی کا رول پھر ادا کرنا شروع کر دیا تھا جو اپنی یادداشت کھو بیٹھا ہو! کچھ دیر بعد چاروں دیسی اٹھ کر چلے گئے! شاید غیر ملکی نے انہیں اس کے لئے اشارہ کیا تھا!

"میں اپنے دوست ڈکسٹر لنک کے لئے بہت مغموم ہوں!۔۔۔ مگر وہ ایک وہمی آدمی ہے۔۔۔۔ پیر کے درد کا عارضہ نیا نہیں ہے۔ اسے لاحق ہوئے تقریباً دس سال ہو چکے ہیں! لیکن وہ نہ جانے کیوں علاج اور معالجہ دونوں سے دور بھاگتا ہے۔۔۔!"

"جی ہاں--!" عمران سر ہلا کر بولا!" انہوں نے آج بھی ڈاکٹر کو بلوانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ اور کسی کو بھی اپنے کمرے میں نہیں ٹھہرنے دیا۔"

"ہاں وہ بڑا وہمی اور جھکی ہے! لیکن اگر تم چاہو تو۔۔۔۔ اس پر اور اس کے خاندان والوں پر احسان کر سکتے ہو؟"

"میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔!" عمران نے حیرت سے پوچھا۔!

"اس کا علاج۔۔۔!" غیر ملکی نے سنجیدگی سے کہا۔ "اس طرح میں بھی ایک بار اسی مرض میں مبتلا ہو گیا تھا!۔۔۔۔ جس دواء سے مجھے فائدہ ہوا تھا میں نے کئی بار اس پر آزمانی چاہی لیکن اس نے انکار کر دیا-- میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس کے استعمال کے بعد ایک ہفتے کے اندر ہی اندر صحت یاب ہو سکتا ہے۔!"

"جب وہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کی نہیں سنتے تو میری کیا سنیں گے"

"اوہ۔۔۔۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں۔۔۔۔" اس نے عمران کو بغور دیکھتے ہوئے کہا!" تم اس کے علم میں لائے بغیر بھی یہ نیک کام انجام دے سکتے ہو! دوا عرق کی شکل میں ہے اور پانی کے ساتھ بھی استعمال ہو سکتی ہے! ویسے اگر شراب کے ساتھ استعمال ہو سکے تو کیا کہنا!۔۔۔۔ بہت جلد اثر کرے گی!"

روشی جو اب تک خاموش رہی تھی بول پڑی!" یہ تو واقعی بڑا آسان کام ہے!۔۔۔۔ ان صاحب کو خبر ہی نہ ہو سکے گی کہ شراب میں کیا ملایا گیا ہے!۔۔۔۔ وہسکی کی سربمہر بوتل میں سرنج کے ذریعے یہ دوا ملائی جا سکتی ہے--!"

"گڈ-- تم بہت ذہین ہو!" غیر ملکی مسکرایا۔ "یہ تدبیر بہتر ثابت ہو گی!"

"بہت اچھا!"۔۔۔ عمران نے احمقانہ انداز میں سر ہلایا!

کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں! پھر غیر ملکی نے ایک شیشی دے کر عمران اور روشی کو رخصت کر دیا--!

باہر آکر روشی نے ایک ٹیکسی لی اور وہ دونوں وہاں سے روانہ ہو گئے روشی بہت زیادہ مضطرب تھی! جیسے ہی ٹیکسی حرکت میں آئی وہ عمران کو جھنجھوڑ کر بولی۔ "یہ سب کیا تھا!"

"پتہ نہیں!" عمران نے دردناک آواز میں کہا۔!" میں جب بھی مونگ کی دال کھا لیتا ہوں۔ کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔۔۔ تم جانتی ہو نا سلیمان کو۔۔۔۔ وہ الو میری جان لینے کے درپے ہے۔۔۔ میں کہتا ہوں شلجم وہ سنتا ہے کدو۔۔۔۔!"

”اگر تم مجھ سے اڑنے کی کوشش کرو گے تو....!“

”ارے.... ارے ٹھہرو.... کوئی دھمکی نہ دے بیٹھنا۔ آج کل عورتوں کے ستارے میرے ستاروں پر چڑھ بیٹھے ہیں!.... یہ ایک بہت بڑا چکر ہے روشی ڈیئر.... اور یہ تمہارا ٹارلن ہام ایک بہت بڑا مجرم ہے!“

”کیا وہ ٹارلن ہام ہی تھا!“.... روشی نے حیرت سے کہا!”میں نے اسے پہلی بار دیکھا ہے!“

”بس اب فی الحال اس سے زیادہ نہیں بتاؤں گا! یہ ایک بہت اہم کیس ہے!“

”یہ ڈکسٹر لنک کون ہے جس کے متعلق گفتگو ہوئی تھی!....“

”ابھی یہ بھی نہ پوچھو! تم سے میں نے کبھی کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی! حتیٰ کہ تم یہ بھی جانتی ہو کہ میں سیکرٹ سروس کا چیف آفیسر ہوں۔ یہ بات تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم!“

”کیا آج کل تم سچ مچ کسی مصور کا رول ادا کر رہے ہو!“

”کبھی کچھ کرنا پڑتا ہے روشی ڈیئر---!“

روشی نے پھر کچھ نہیں پوچھا! اس وقت ایک بج رہا تھا! اس نے روشی سے کہا!”اب تم ذرا ٹارلن ہام پر نظر رکھنا! میں اس کی قیام گاہ کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں!“

”میں نہیں سمجھ سکتی کہ وہ آج کلب میں کیسے آگیا!-- میں چھ ماہ سے یہاں کام کر رہی ہوں! لیکن اس سے پہلے کبھی اس کی شکل نہیں دیکھی!“

”ہاں.... وہ کافی پراسرار ہے!“

ڈکسٹر لنک کی کوٹھی کے قریب عمران اتر گیا اور روشی جلد ہی ملنے کا وعدہ کر کے آگے چلی گئی!

(۱۳)

دوسری صبح ڈکسٹر لنک اور عمران ایک بلی کے بچے کو بغور دیکھ رہے تھے! ڈکسٹر لنک کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے! کبھی وہ عمران کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی بلی کے بچے کو--!

”پچھلی رات اسے دودھ میں صرف تین قطرے دیئے گئے تھے!“ عمران نے کہا!”اور اب دیکھئے کہ یہ کتنا لاغر ہو گیا ہے! پچھلی رات کتنا تندرست اور تر و تازہ تھا!.... کتنا ہی اچھا ہو اگر آج شام سے آپ اپنی بیماری کی پبلسٹی شروع کرا دیں!“

”اس کی ضرورت ہی کیا ہے جب کہ تم راگوین کا پتہ لگا چکے ہو!“ ڈکسٹر لنک نے کہا۔

”نگارسیا--- نگارسیا کا سراغ ملے بغیر راگوین پر ہاتھ ڈالنا فضول ہے!۔“

”تم مجھے بتاؤ--!“

”صبر! صبر!“ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا--!”کیا راگوین ایسا ہی آدمی ہے جس سے نگارسیا کے متعلق کچھ اگلوایا جا سکے! آپ تو بہت دنوں تک اس کے ساتھ رہے ہیں۔ اس کی فطرت آپ سے پوشیدہ نہ ہو گی!“

”تم ٹھیک کہتے ہو۔ دنیا کا بڑے سے بڑا تشدد بھی اس کی زبان نہیں کھلوا سکے گا.... مگر تم.... تم مجھے راگوین سے بھی زیادہ الجھن میں ڈالے ہوئے ہو!“

”میری فکر نہ کیجئے! میں.... میں خود بھی نہیں سمجھ سکتا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی قسم کا دورہ ہی ہو.... آج کل مجھ پر راگوین اور نگارسیا کا بھوت سوار ہے!“

ڈکسٹر لنک اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا! پھر کچھ دیر بولا!”تو یہ کسی قسم کا زہر ہے!“

”سو فیصدی! پاپا مائی ڈیئر!“ آہستہ آہستہ اثر کرنے والا زہر.... اور میرا خیال ہے شاید لاش کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں اس کا ذکر بھی نہ ملے بہتیرے ایسے زہر ہیں جن کے اثرات انسانی جسم میں ڈھونڈ نکالنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے!“

”ٹھیک ہے! راگوین کے پاس میرے لئے زہر یا گولی کے علاوہ اور کیا ہو گا۔“

ڈکسٹر لنک بہت زیادہ متفکر نظر آنے لگا تھا!.... ویسے ہی ران کے زخم نے اسے بڑی حد تک نڈھال کر رکھا تھا! لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے اس کے متعلق اپنے خاندان والوں کو لاعلم ہی رکھا! وہ خود ہی زخم کی ڈریسنگ بھی کر لیتا تھا۔

تین دن تک عمران اسی بلی کے بچے پر اس سیال کا تجربہ کرتا رہا جو اسے ڈکسٹر لنک کے لئے ٹارلن ہام سے ملا تھا چوتھے دن بلی کا بچہ سچ مچ مر گیا اور عمران نے اسے ایک لیبارٹری کے سپرد کر دیا جس نے رپورٹ دی کہ بلی کے بچے کی موت دل کا فعل ناقص ہو جانے کی بناء پر ہوئی تھی! رپورٹ میں زہر کا ذکر تک نہیں تھا!

اس دوران میں عمران بلیک زیرو کو ٹارلن ہام کے پیچھے لگائے رہا! روشی سے بھی مختلف اوقات میں مختلف رپورٹیں ملتی رہیں!.... بہر حال دونوں کی رپورٹوں کا ماحصل یہ تھا کہ ٹارلن ہام کی کوئی ایک مخصوص قیام گاہ نہیں ہے! شہر میں اس کے تقریباً نصف درجن ٹھکانے تھے.... ممکن ہے اس سے زیادہ بھی رہے ہوں! ابھی تک کی رپورٹوں سے نصف درجن کا علم ہو چکا تھا!-- روشی بھی بہت تندہی سے کام کر رہی تھی اور اسے عمران کی ہدایت کے مطابق ٹارلن ہام کی قیام گاہوں میں ایک لڑکی کی تلاش تھی--!

اور اسی دوران میں ڈکسٹر لنک کی علالت کا بھی چرچا ہوتا رہا! ان دنوں شہر کی عجیب حالت

تھی! کسی سرکاری مہمان کا اس طرح غائب ہو جانا معمولی بات نہیں تھی۔ گو محکمہ سراغرسانی کو نگارسیا کی تلاش سے روک دیا گیا تھا۔ مگر پولیس جس عمارت پر بھی شبہ کرتی کسی رو رعایت کے بغیر اس کی تلاشی لے ڈالتی! محکمہ سراغرسانی کے لئے امتناعی احکام عمران ہی نے جاری کرائے تھے! اگر جولیا سے ایک حماقت سرزد نہ ہوتی تو اس کی ضرورت ہی پیش نہ آتی!.... عمران اپنی لائنوں پر کام کرتا رہتا اور محکمہ سراغرسانی اپنی لائنوں پر!--- دونوں میں ٹکراؤ کا تو امکان ہی نہیں تھا۔ ظاہر ہے کہ محکمہ سراغرسانی کو ڈکسٹر لنک والے معاملے کا علم نہیں تھا۔ لہٰذا ایسی صورت میں عمران کا راستہ صاف ہی تھا۔

مگر جولیانا فٹزواٹر نے فیاض کو عمران کے متعلق اطلاع دے کر یہ نئی الجھنیں پیدا کر دی تھیں۔

ڈکسٹر لنک نے کوٹھی کے بیرونی برآمدے میں بھی آنا ترک کر دیا تھا.... اور وہ حقیقتاً ایک بہت زیادہ بیمار آدمی کا رول ادا کر رہا تھا!.... خود اس کے خاندان والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ وہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا ہے! صبح سے شام تک ڈاکٹروں کا تار بندھا رہتا لیکن مرض کسی کی بھی سمجھ میں نہ آتا!

ڈکسٹر لنک کی بیوی اور اس کی دونوں لڑکیاں بے حد پریشان تھیں! عمران انہیں بہلانے کی کوشش کرتا رہا.... لیکن بے سود!

ایک شام ڈکسٹر لنک نے کہا! "آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا!"

"بہت جلد ختم ہو جائے گا....!"

دفعتاً ڈکسٹر لنک اٹھ کر بیٹھ گیا! عمران نے حیرت سے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ اسی کی طرف تھا--! یہ دونوں اس وقت خواب گاہ میں تھے اور دروازہ بند تھا!

"میں تمہیں اچھی طرح پہچان گیا ہوں!" ڈکسٹر لنک دانت پیس کر بولا....

"فضول باتیں نہ کرو!" عمران برا سا منہ بنا کر بولا! "ریوالور رکھ لو.... اگر تم نے اس قسم کی حرکت کی تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا!"

"تم راگوین کے آدمی ہو!" ڈکسٹر لنک کسی سانپ کی طرح پھپھکارا۔ "مجھے اس قسم کے شعبدوں میں الجھا کر راگوین کے لئے موقع فراہم کرنا چاہتے ہو، کہ وہ نگارسیا کو لے کر یہاں سے نکل جائے۔"

"تب پھر راگوین بڑا گدھا تھا کہ اس نے تمہیں گولی سے ہلاک کرانے کی کوشش نہیں کی.... اگر میں راگوین کا آدمی ہوں تب مجھے چاہئے تھا کہ سچ مچ تمہاری شراب کی بوتلوں میں انجلٹ کر دیتا!.... تم خاموشی سے لیٹ جاؤ کرنل! اور.... پاپا!.... ضروری نہیں ہے کہ بڑھاپے میں بھی دماغ اسی طرح کام کرتا رہے جیسے جوانی میں کرتا ہے!" کرنل ڈکسٹر لنک کا ریوالور والا ہاتھ کانپ گیا! لیکن ریوالور کا رخ عمران کی طرف تھا!....

"تم نہیں مانتے....!" عمران مسکرا کر بولا! "اچھا تو فائر کرو مجھ پر!"

"تم سمجھتے ہو شائد میں شور کے خیال سے فائر نہ کروں گا!" ڈکسٹر لنک نے زہریلے لہجے میں کہا! "یہ ریوالور بے آواز ہے۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے! ریوالور کی آواز سے مجھے اختلاج ہونے لگتا ہے.... چلو شروع ہو جاؤ!" عمران نے ہنس کر کہا اور ڈکسٹر لنک کا پارہ چڑھ گیا--!

چٹ.... پہلا فائر ہوا.... اور چینی کا ایک بڑا سا گل دان شہید ہو گیا۔ "ہاتھ بہک گیا پاپا--!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "پھر کوشش کرو!"

اس بار ڈکسٹر لنک نے جھلا کر پے در پے فائر جھونک دیئے! لیکن عمران برابر "سنگ آرٹ" کا مظاہرہ کرتا رہا!.... کوئی گولی اس کے لباس کو بھی نہ چھو سکی!.... ڈکسٹر لنک منہ کھولے ہوئے کسی چوپائے کی طرح ہانپ رہا تھا!

"دو گولیاں--- اور باقی ہیں.... پاپا.... ڈیئر.... ان کی حسرت بھی نکل جانے دو!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا لیکن ریوالور ڈکسٹر لنک کی گرفت سے نکل کر فرش پر جا گرا.... اور وہ خود کسی پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ اب تو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کی سانسیں بھی رک گئیں ہوں! عمران نے جھک کر ریوالور اٹھایا اور اسے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا! "دنیا کا ہر آدمی ان کھلونوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا! اسے ہمیشہ یاد رکھنا پاپا--! اب تم بتاؤ-- اگر میں راگوین ہی کا آدمی ہوں تو مجھے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے!-- اگر میں گلا گھونٹ کر تمہیں مار ڈالوں تو.... تمہارے گھر والے بھی جانتے ہیں کہ تم بے حد بیمار ہو! میں تمہیں ختم کر کے رونا چیخنا شروع کر دوں۔! کیا انہیں یقین نہ آجائے گا کہ تمہارا ہارٹ فیل ہوا ہے!"

کرنل ڈکسٹر لنک تھوک نگل کر رہ گیا!.... عمران ریوالور اس کی گود میں ڈال کر بولا! "میں جا رہا ہوں... کسی ایسے آدمی کے قریب رہنا میرے لئے ممکن نہیں ہے جو مجھ پر اعتماد نہ کرتا ہو!"

وہ دروازے کی طرف بڑھا! ڈکسٹر لنک کی آنکھوں سے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ اسے روکنا چاہتا ہو--! لیکن ہونٹ نہ ہل سکے! عمران خواب گاہ سے نکل آیا--!

اسے توقع تھی کہ یہ کام آج ہی نپٹ جائے گا! کیونکہ بلیک زیرو اور روشی کی رپورٹیں حقیقتاً طور پر یہی کہہ رہی تھیں! وہ دونوں ہی ایک ایسی عمارت کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئے تھے جو نہ صرف ٹارلسن ہام کی قیام گاہوں میں سے تھی بلکہ وہاں ایک لڑکی کی موجودگی بھی ثابت ہوتی تھی!۔

عمران کوٹھی سے باہر نکلا.... اور پیدل ہی ایک طرف چل پڑا-- پھر ایک دوا فروش کی دوکان سے بلیک زیرو کو کچھ ہدایات دیں اور ٹارلن ہام کے قمار خانے کے نمبر ڈائیل کر کے روشی کو فون پر بلوالیا!

"ہیلو روشی!" میں عمران ہوں.... "کیا ٹارلن ہام وہاں موجود ہے!"

"نہیں۔ وہ یہاں کبھی نہیں آتا--!" جواب ملا!

"منیجر ہے....!"

"ہاں! وہ موجود ہے۔!"

"اچھا! میں وہیں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا!

اس نے ٹارلن ہام کے قمار خانے تک کے لئے ایک ٹیکسی لی اور پچھلی نشست پر بیٹھ کر اونگھنے لگا!

بظاہر ایسے موقع پر اونگھنا مضحکہ خیز ہی تھا! مگر کیا وہ حقیقتاً اونگھ رہا تھا؟ اس کے متعلق وثوق سے کچھ کہنا مشکل تھا۔ ٹیکسی قمار خانے کے سامنے رک گئی۔

عمران نے ہال میں پہنچ کر منیجر کے متعلق دریافت کیا اور سیدھا اسی کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ منیجر پر تپاک انداز میں اس کا استقبال کرتا ہوا بولا! "فرمائیے جناب! کیا خدمت کی جائے!"

"مسٹر ٹارلن ہام سے ملنا ہے۔"

"وہ تشریف نہیں رکھتے!"

"جہاں کہیں بھی ہوں انہیں فون پر اطلاع دیجئے کہ ٹونی ٹام ہلز فوراً ملنا چاہتا ہے!"

"اچھا ٹھہرئیے! میں دیکھتا ہوں!" منیجر نے کہا اور فون کا ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائیل کرنے لگا!.... اس نے کسی سے گفتگو کر کے اطلاع دی کہ ٹونی ٹام ہلز نام کا ایک آدمی "باس" سے ملنا چاہتا ہے۔ پھر وہ کچھ دیر تک ریسیور کان سے لگائے بیٹھا رہا۔ پھر بولا۔ "ہیلو.... جی ہاں! ملنا چاہتا ہے!"-- وہ کچھ دیر تک ریسور کان سے لگائے بیٹھا رہا! پھر بولا!" ہیلو.... جی ہاں ٹونی ٹام ہلز!"

"ڈکسٹر لنک کا مصور۔!" عمران نے مزید وضاحت کی اور منیجر نے ماؤتھ پیس میں یہی دہرا لیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ریسیور رکھ کر عمران سے کہا! "مسٹر ٹارلن ہام اس وقت صفدر لین کی کوٹھی نمبر اکیاون میں ہیں! آپ وہیں ان سے مل سکتے ہیں!"

"اچھا شکریہ!...." عمران نے کچھ اس انداز میں کہہ کر مصافحہ کیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ باہر آکر اس نے پھر ٹیکسی کی اور صفدر لین کی طرف روانہ ہو گیا۔ صفدر لین کی اکیانویں کوٹھی کے متعلق اسے معلوم ہوا تھا کہ وہاں ایک لڑکی بھی ہے۔ لیکن بلیک زیرو اور روشی یہ نہیں بتا سکتے تھے کہ اس کی حیثیت کیا ہے! ان کا بیان تھا کہ لباس تو وہ ملازموں جیسا پہنتی ہیں لیکن رکھ رکھاؤ سے کوئی غریب لڑکی نہیں معلوم ہوتی!

اس کے باوجود بھی عمران نے سوچا کہ دیکھ لینے میں کیا حرج ہے اگر لڑکی وہ نہ ہوئی جس کی اسے تلاش ہے تو پھر وہ کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار کرے گا!

تقریباً بیس منٹ بعد ٹیکسی صفدر لین میں داخل ہوئی اور پھر اکیانویں کوٹھی کے سامنے رک گئی! عمران اتر کر پھاٹک سے گزرا اور ایک روش طے کرتا ہوا بیرونی برآمدے میں پہنچ گیا۔ یہاں کال بل کا بٹن ایک نمایاں جگہ پر نصب تھا اس لئے عمران کو اندر والوں سے رابطہ قائم کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئی۔

کچھ دیر بعد وہ عمارت کے ایک شان دار کمرے میں بیٹھا ٹارلن ہام کا انتظار کر رہا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس وقت عمارت میں ایک نہیں کئی لڑکیاں موجود تھیں!.... مگر وہ ان میں سے ایک کا بھی تفصیلی جائزہ نہیں لے سکا کیونکہ وہ لڑکیاں تو چھلاوہ تھیں۔ ادھر آئیں ادھر گئیں۔!

تھوڑی دیر بعد ٹارلن ہام کمرے میں داخل ہوا.... عمران نے اٹھنا چاہا! لیکن ٹارلن ہام نے دوسرے ہی لمحہ میں جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ "اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کرنا! کیا تم مجھے یہ بتانے آئے ہو کہ ڈکسٹر لنک کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے....!"

"ہاں.... شاید.... میں تمہیں یہی خوش خبری دینے آیا ہوں۔"

"بہت چالاک معلوم ہوتے ہو!" وہ عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا ہونٹ سکوڑ کر بولا! "لیکن کیا تم یہاں سے واپس جا سکو گے...."

"نہیں.... میں تو یہاں مستقل قیام کے ارادے سے آیا ہوں!"

"تمہاری یہ خواہش ضرور پوری کی جائے گی۔" ٹارلن ہام نے کہا اور ٹھیک اسی وقت دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے اور ٹارلن ہام نے ان سے کہا! "اس کا گلا گھونٹ دو!"

عمران بڑے سکون سے بیٹھا رہا.... اس کی طرف بڑھنے والے دونوں آدمی رک گئے! شاید اس کے اطمینان ہی نے انہیں ہچکچاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

"چلو رک کیوں گئے!...." ٹارلن ہام دہاڑا۔

وہ لوگ پھر عمران کی طرف بڑھے لیکن عمران اسی طرح بیٹھا رہا!....

لیکن اب اس میں اتنی تبدیلی ضرور آگئی تھی کہ اس کے ہاتھ میں ربڑ کی ایک گڑیا نظر آ رہی تھی! جیسے ہی ان لوگوں کی نظر گڑیا پر پڑی وہ پھر رک گئے.... عمران نے بالکل کسی ننھے سے بچے

کی طرح گڑیا ان کی طرف بڑھادی!....

"اوہ---! یہ پاگل ہے!...." نارلن ہام غرایا! "اس کو مار ڈالو...."

وہ دونوں عمران پر ٹوٹ پڑے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ربڑ کی گڑیا ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ پھٹ گئی.... عمران ان سے دور کھڑا اس طرح منہ بنا رہا تھا جیسے کچھ شریر بچوں نے اس کا کوئی کھلونا توڑ ڈالا ہو! .

نارلن ہام ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جو فرش پر پڑے ہوئے بری طرح اپنی آنکھیں مل رہے تھے اور جن کی زبانیں گالیاں اُگل رہی تھیں!

پھر وہ یک بیک سنبھلا اور عمران پر ایک فائر جھونک دیا!.... ایسے موقع پر عمران غافل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے ایک طرف چھلانگ لگائی۔ گولی سامنے والے دروازے سے باہر نکل گئی۔ پھر دوسرے ہی لمحہ میں کمرہ کئی آوازوں سے گونجنے لگا۔! متعدد آدمی کمرے میں گھس آئے تھے! ان میں عمران تنہا تھا!....

"پکڑ لو....!" نارلن ہام دہاڑا.... پھر دوسری بار چیخا! "باہر کے سارے دروازے بند کر دو!"

کچھ لوگ عمران کی طرف جھپٹے اور کچھ باہر نکل گئے! نارلن ہام وہیں کھڑا رہا۔ عمران خاموشی سے انہیں گھور رہا تھا.... اس وقت تو بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی درندے کو چند جنگلی کتوں نے گھیر لیا ہو!

ایک خطرناک قسم کی جنگ شروع ہو گئی۔! عمران نے ایک آدمی پر چھلانگ لگائی جس نے اس پر وار کرنے کے لئے چاقو نکال لیا تھا.... دیکھتے ہی دیکھتے چاقو عمران کے ہاتھ میں آگیا.... اور بیک وقت دو چیخیں بلند ہوئیں! دو آدمی ہانپتے ہوئے دیوار سے جا لگے!....

"چاقو پھینک دو۔ ورنہ گولی مار دوں گا۔!" نارلن ہام چیخا۔!

"مار دو!...." عمران نے جواب دیا۔! "میں پاگل ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ گولی مارنا کسے کہتے ہیں!"

نارلن ہام نے پھر ایک فائر کیا۔ لیکن خود اسی کا ایک آدمی کراہتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔!

اتنے میں دوسرے کمروں سے بھی توڑ پھوڑ اور بھاگ دوڑ کی آوازیں آنے لگیں.... عمران نے ایک آدمی کو نارلن ہام پر دھکا دیا.... نارلن ہام شائد اس کے لئے تیار نہیں تھا!.... وہ اس آدمی سمیت دیوار سے جا لگا!.... لہٰذا ایسی صورت میں پھر ریوالور اس کے ہاتھ میں کہاں رہ سکتا تھا! مگر وہ عمران کے ہاتھ بھی نہ آسکا!

"کچھ لوگ گھس آئے ہیں".... ایک آدمی کمرے میں داخل ہو کر چیخا۔!

"تم سب گدھے ہو...." نارلن ہام کسی زخمی گدھے کی طرح رینگنے لگا۔ "مارو.... ان

ھوں کو ختم کر دو! ورنہ میں تمہیں فنا کر دوں گا!"

عمران پر چاروں طرف سے ان کی یورش بڑھ گئی! اب اس کے ہاتھ میں چاقو بھی نہیں رہ گیا تھا! دفعتاً ایکس ٹو کے ماتحت اس کمرے میں در آئے! ان میں بلیک زیرو نہیں تھا!.... شائد عمران نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ خود نہ آئے بلکہ اس کے ماتحتوں کو وہاں بھیج دے! صفدر سعید، چوہان، تنویر، صدیقی، خاور سب کے سب بھوکے بھیڑیوں کی طرح آگرے.... سارجنٹ نعمانی ان دنوں بیمار تھا---ورنہ وہ بھی ان میں ہوتا....

نارلن ہام کے ساتھیوں کی تعداد بارہ تھی! دفعتاً نارلن ہام نے ایک دروازے میں چھلانگ لگائی.... عمران اسے کب چھوڑنے والا تھا! وہ بھی اس کے پیچھے جھپٹا۔ لیکن نارلن ہام کی رفتار بہت تیز تھی! وہ ایک راہداری سے دوسری راہداری میں عمران کو چکر دے رہا تھا!۔

پھر وہ یک بیک ایک کمرے میں گھس پڑا.... اور دوسرے سرے پر پہنچ کر دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا! "ٹھہرو!...." وہ ہاتھ اٹھا کر ہانپتا ہوا بولا "تم کیا چاہتے ہو؟"

"نگار سیا کو خاموشی سے میرے حوالے کر دو!...." عمران نے کہا!

"یہ ناممکن ہے.... ہرگز نہیں.... ہرگز نہیں!...."

"تب پھر میں تمہیں گلا گھونٹ کر ہلاک کر ڈالوں گا!" عمران اس کی طرف جھپٹا۔ لیکن کمرے کے وسط میں پہنچ کر ایسا معلوم ہوا جیسے اس کا پیر زمین میں دھنسنے لگا ہو! اس نے سنبھل کر پیچھے ہٹنا چاہا!.... لیکن.... توازن برقرار نہ رکھ سکا اور.... پھر اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی ہی تاریکی تھی!.... مگر اچانک بڑی تیزی سے وہ خود ہی مجسم نور بن گیا.... اور پورے جسم میں ایک ایسی چکا چوندھ ہوئی کہ اس کی زندگی ہی پلکیں جھپکانے لگی!....

پتہ نہیں وہ کتنی بلندی سے گرا تھا!.... تھوڑی دیر تو اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ پھر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا اور اسی جدوجہد کے دوران میں اسے یقین ہو گیا کہ اس کے کسی عضو کی ہڈیوں نے داغِ مفارقت نہیں دیا۔

چاروں طرف اندھیرا تھا اچانک کسی گوشے سے ایسی آواز آئی جیسے کسی نے دیا سلائی جلانے کی کوشش کی ہو پھر اندھیرے میں ایک ننھا سا شعلہ نظر آیا! عمران ایک طرف سمٹ گیا! دوسرے ہی لمحہ میں اس نے ایک چھوٹا سا لیمپ روشن ہوتے دیکھا.... عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا.... اس نے لیمپ کی دھندلی روشنی میں نظر آنے والے چہرے کو صاف پہچان لیا تھا! وہ نگار سیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی! مگر اس کے چہرے پر اتنی نقاہت ظاہر ہو رہی تھی جیسے وہ برسوں کی بیمار ہو! عمران اٹھ کر لنگڑاتا ہوا اس کے قریب پہنچا! اس کا پیر برابر سے زمین

پر نہیں پڑ رہا تھا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ٹھٹھر گیا ہو!

نگار سیا بہت زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگی!

"تم کون ہو!" اس نے انگریزی میں پوچھا اس کی آواز بھرائی سی تھی!

"میں ایک سرکاری سراغرساں ہوں!"

"اوہ--" یک بیک نگار سیا کا چہرہ کھل گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا جیسے خوشی کے اظہار کے لئے اسے الفاظ نہ مل رہے ہوں!....

"کیوں محترمہ!" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا! "اگر محبت اندھی ہونے سے پہلے ہی عینک استعمال کرنا شروع کر دے تو کیا حرج ہے!"

"تم جو کوئی بھی ہو! خدا کے لئے مجھے یہاں سے نکالو.... میں زندگی بھر ایک غلام کی طرح تمہاری ممنون رہوں گی--!"

"نہیں!" عمران نے حیرت سے کہا! "معلوم ہوتا ہے آج کل کیوپڈ نے خالص گھی کا بیوپار شروع کر دیا ہے!"

"میرا مضحکہ نہ اڑاؤ!" وہ یک بیک بھر گئی! "مجھے دھوکہ دیا گیا تھا! میں نہیں سمجھتی تھی کہ راگوین کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے گا! اب میں اس سے اتنی نفرت کرتی ہوں جتنی شاید کسی حارش زدہ کتے سے بھی نہ کر سکوں!"

"آہا--؟" عمران نے پھر حیرت کا اظہار کیا-- "یہ آپ کیا فرما رہی ہیں محترمہ---!"

"تم اگر اس معاملے کے متعلق کچھ بھی جانتے ہو تو تمہیں اس کا علم ہوگا کہ راگوین کو جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا اب اس کی محبت انتقامی جذبے میں تبدیل ہو گئی ہے! وہ اب صرف شاہی خاندان کو بدنام کرنا چاہتا ہے!"

"مگر آپ یہاں تک کیسے پہنچیں محترمہ!...."

"اس نے مجھ سے استدعا کی تھی کہ میں صرف ایک بار اس سے مل لوں! وہ مجھ سے صرف چند منٹ گفتگو کرے گا آخری گفتگو.... اس کے بعد وہ شاہی وقار پر خود کو قربان کر دے گا! میں گورنمنٹ ہاؤز میں تھی! اس نے لکھا تھا کہ اگر میں بارہ بجے رات کو پائیں باغ میں آسکوں تو اس کی آخری خواہش پوری ہو جائیگی! میں اس کا طرزِ تحریر پہچانتی تھی۔ لہٰذا اس سے ملنے کے لئے بیتاب ہو گئی! میں نے اپنی ملازمہ کے کپڑے چرائے اور انہیں پہن کر پہرہ داروں کو دھوکہ دیتی ہوئی راگوین کے تجویز کردہ مقام پر جا پہنچی!.... پھر مجھے ہوش نہیں کہ میں یہاں تک کیسے آئی۔! یہ بھی یاد نہیں کہ وہاں راگوین سے ملاقات بھی ہوئی تھی یا نہیں! شاید وہ مجھے کسی طرح

بے ہوش کر کے وہاں سے نکال لایا تھا---! بہر حال اب وہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے ذرہ برابر بھی محبت نہیں رہی! وہ تو دراصل اپنی جلاوطنی کا انتقام لینا چاہتا ہے.... اور وہ انتقام یہی ہو سکتا ہے کہ شاہی خاندان ساری دنیا میں بدنام ہو جائے!...." وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ دفعتاً ایک زوردار کھڑکھڑاہٹ سنائی دی اور ساتھ ہی قہقہے کی آواز بھی آئی! یہ نارلن ہام ہی کا قہقہہ ہو سکتا تھا! عمران نے اس کی آواز پہچان لی ... ویسے وہ دوسرے لمحے میں سامنے آگیا! اس کے قہقہے اب بھی اس تہہ خانے میں گونج رہے تھے اور اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا! اس نے چھوٹتے ہی عمران پر فائر کر دیا اور عمران خود کو بچا کر گرتے گرتے نگار سیا کی چیخ سنی!

"اور زور سے چیخو! شہزادی صاحبہ!.... ڈکسٹر لنک کا یہ آدمی تو رخصت ہو گیا۔ میں اسی کی لاش پر تمہاری شادی ایک کتے کے پلے سے کروں گا اور پھر وہ ساری دنیا میں شاہی داماد کہلائے گا۔!"

عمران نے نگار سیا کو پھوٹ پھوٹ کر روتے سنا! وہ نارلن ہام سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی!

"اگر تم کسی لوہار کی بیٹی ہوتیں تو میں اپنے وطن میں ہی رہ کر تمہیں شہزادی بنا دیتا۔! لیکن ایک شہزادی کے لئے اس صدی میں یہ بھی مشکل ہے کہ اسے کوئی کتے کا پلہ ہی قبول کر لے!"

دفعتاً عمران نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے اپنی پوری قوت سے دبوچ لیا! نگار سیا پھر چیخی۔ لیکن اس چیخ میں خوف کی بجائے حیرت اور خوشی تھی۔!

نارلن ہام کافی طاقت ور تھا! وہ عمران کی گرفت سے نکل جانے میں کامیاب تو ہو گیا! لیکن ساتھ ہی ناک پر اسے ایک گھونسہ بھی ریسیو کرنا پڑا.... اور یہ گھونسہ کچھ اس قسم کا تھا کہ وہ بلبلا اٹھا!۔

تقریباً پندرہ منٹ تک یہ جدوجہد جاری رہی پھر یک بیک عمران اس پر چھا گیا۔

"لو.... لو!.... یہ رسی لو!" نگار سیا کپکپائی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی! "کبھی اسی رسی سے میرا جسم جکڑا گیا تھا!.... مگر نہیں اسے مار ڈالو.... خدا کے لئے اسے مار ڈالو.... دلیر آدمی میں زندگی بھر تمہیں یاد رکھوں گی! خدا کے لئے اسے مار ڈالو!"

مگر رسی استعمال کرنے کی نوبت نہیں آئی.... نارلن ہام بے ہوش ہو چکا تھا اس کے ناک اور منہ سے خون جاری تھا!

(۱۴)

"ہاں تو بلیک زیرو!" عمران فون پر بلیک زیرو سے کہہ رہا تھا! "اس طرح میں اس پر قابو پا سکا۔! تہہ خانے کے اوپر میرے دلیر ماتحتوں نے ایک خوفناک جنگ کے بعد اس کے ان ساتھیوں کو جکڑ لیا جو زندہ بچے تھے۔ وہ انہیں دانش منزل میں لے گئے وہاں سے پانچ لڑکیاں بھی

بر آمد ہوئیں جو اس کی داشتہ تھیں"

"کیا نارلن ہام زندہ ہے! مگر آپ نے یک بیک اس کا پتہ کیسے لگا لیا تھا۔!"

"اگر ڈکسٹر لنک راہنمائی نہ کرتا تو لاکھ برس بھی مجھے اس کا سراغ نہ ملتا! اس کی لڑکی نے مجھے اس کی تصویر دکھائی اور مجھے یاد آگیا کہ اس نے خود کو جرمن ہی ظاہر کیا تھا لیکن حقیقتاً وہ بلجیم کے شاہی محافظوں کے دستے کا ایک آفیسر تھا اور اس کا اصل نام برجز راگوین تھا۔! اس نے نارلن ہام کے نام سے یہاں کے شہری حقوق حاصل کر لئے تھے اور پھر اس دوران میں ایک پیشہ ور مکاباز کی حیثیت سے اس کی کافی شہرت ہوئی۔! اس کے بعد ہی سے وہ حیرت انگیز طور پر مالدار اور بارسوخ ہو گیا!۔ ... ہاں! وہ زندہ ہے اور انتہائی رازداری کے ساتھ بلجیم کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا!۔"

"لیکن شہزادی کی گم شدگی .... اسے بدنامی سے کیسے بچا سکے گی جناب!"

"آہا... بلیک زیرو! وہ کسی نتھو بدھو یا خیراتی کی لڑکی تو ہے نہیں کہ اس کے عیوب کی پردہ پوشی نہ ہو سکے! بس کل صبح کے اخبارات میں نگارسیا کے حیرت انگیز ایڈونچر کے حالات پڑھ لینا!"

"میں نہیں سمجھا جناب۔!"

"ارے اس کا ایک نہایت شاندار بیان شائع ہوگا.... وہ لکھے گی کہ وہ آزاد ہو کر ہمارے ملک کی سیر کرنا چاہتی تھی۔ لہٰذا ایک رات چپ چاپ گورنمنٹ ہاؤس سے نکل گئی اور سیر کر آئی!.... اگر یہ کسی غریب والدین کی لڑکی کے اغوا کا کیس ہوتا تو ہمارے اخبارات اس کا شجرہ نصب تک شائع کر ڈالتے اور غریب والدین کو شرم کے مارے خودکشی ہی کرنی پڑتی! لیکن اگر میں شہزادی کی گمشدگی کی سچی داستان حلق پھاڑ پھاڑ کر بھی شہر والوں کو سناتا پھروں تو کسی کو یقین نہ آئے گا۔ کیونکہ شاہی خاندان والوں کی خودکشی زمین و آسمان کے ٹکڑے اڑا سکتی ہے! قیامت بھی لا سکتی ہے۔ خیر ختم کرو.... میرا موڈ اس وقت بہت خراب ہے!...."

"ڈکسٹر لنک کا کیا بنا--!" بلیک زیرو نے پوچھا!

"میں نے آج تک کسی ڈکسٹر لنک کا نام بھی نہیں سنا! کیا سمجھے!"

"سمجھ گیا جناب!" بلیک زیرو ہنسنے لگا اور عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا!

(۱۵)

دوسری صبح روشی عمران کو بری طرح گھیرے ہوئی تھی اور عمران سر سے پیر تک پرلے

سرے کا گاؤدی اور احمق نظر آ رہا تھا--!

"بتاؤ کیا قصہ تھا۔ ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گی۔ میری ملازمت بھی خاک میں مل گئی! نارلن ہام بہت اچھے پیسے دیتا تھا!-- مگر اب کلب میں خاک اڑ رہی ہے! پولیس نے اسے مقفل کر دیا ہے!"

"قصہ یہ تھا روشی ڈیئر!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا! "یہ قصہ تھا کہ نارلن ہام کی بھتیجی میری خالہ تھی۔ لیکن نارلن ہام اس رشتے کو پسند نہیں کرتا تھا! لہٰذا اس نے اپنی بھتیجی یعنی میری لگنے والی خالہ کو غائب کر دیا! مجھے اسی کی تلاش تھی۔ لیکن آخر کار تلاش کا "ت" غائب ہو گیا اور صفدر لین والی عمارت میں اس کی لاش ملی!.... یہ ہے داستان!...."

"کیا وہ اس کی کوئی داشتہ تھی!...." روشی نے پوچھا۔!

"نہیں تو.... ناشتہ نہیں کر رہی تھی.... مر گئی تھی!"

"ناشتہ نہیں داشتہ!"..... روشی جھلا گئی!

"داشتہ!" عمران معصومانہ انداز میں بولا! "داشتہ کسے کہتے ہیں!"

"رکھی ہوئی عورت!...."

"ہاں وہ ایک میز پر رکھی ہوئی تھی!" عمران سر ہلا کر بولا۔!

"خدا تمہیں غارت کرے!" روشی دانت پیس کر بولی!

"اگر میں تمہیں باورچی خانے کی چمنی پر رکھ دوں تو کیا تم بھی داشتہ کہلاؤ گی!"

روشی نے جھلاہٹ میں پیپر ویٹ کھینچ مارا.... عمران نیچے جھک گیا اور پیپر ویٹ اس پر سے گزرتا ہوا کیپٹن فیاض کی پیشانی پر لگا جو ٹھیک اسی وقت کمرے میں داخل ہوا تھا! وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا!

"ہائیں سوپر فیاض!" عمران چیخا! "کیا تم بھی داشتہ ہو گئے کہ اس طرح فرش پر رکھے ہوئے ہو!"

"اوہ-- معاف فرمائیے گا جناب!" روشی بری طرح بوکھلا گئی!

"کوئی بات نہیں!" فیاض اپنی پیشانی رگڑتا ہوا ہنس رہا تھا!

"ا....ے!....ارے.... تم ہنس رہے ہو! تب پھر تم داشتہ نہیں ہو سکتے! کیونکہ وہ لڑکی داشتہ ہو جانے کے بعد مجھے "بھانجا" نہیں کہہ سکی تھی۔!"

فیاض ہنستا ہی رہا!--- غالباً وہ اپنی شکست تسلیم کر کے آئندہ کے لئے راہ کھولنے آیا تھا!

تمام شُد